Globethics Repository

Al-Fauz al-Jali fi al-Tawassul bi al-Nabi

This page was generated automatically upon download from the Globethics Repository. More information on Globethics see https://www.globethics.net. Data and content policy of Globethics Repository see https://repository.globethics.net/pages/policy.

Item Type	Book
Authors	Al-Qodiri, Muhammad Thohir
Publisher	Manshurat Minhaj al-Quran
Rights	With permission of the license/copyright holder
Download date	2026-07-05 09:54:22
Link to Item	http://hdl.handle.net/20.500.12424/187723

سلسلۂ اربعینات

تَوَسُّل

اَلْفَوْزُ الْجَلِیّ

فِيْ

التَّوَسُّلِ بِالنَّبِيِّ ﷺ

حضور ﷺ سے توسل پر چالیس اَحادیث مبارکہ

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

اَلْفَوْزُ الْجَلِي

فِي

التَّوَسُّلِ بِالنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور ﷺ سے توسل پر مشتمل چالیس اَحادیث مبارکہ﴾

معاونین ترجمہ و تخریج:

حافظ ظہیر اَحمد الاسنادی، اجمل علی مجددی

مِنہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 35168514، 140 140 111 (+92-42)

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 37237695 (+92-42)

www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش
www.MinhajBooks.com

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاج القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب	:	الأربعین: اَلْفَوْزُ الْجَلِيّ فِي التَّوَسُّلِ بِالنَّبِيِّ ﷺ ﴿حضور نبی اکرم ﷺ سے توسل پر چالیس اَحادیث مبارکہ﴾
تالیف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
معاونِ ترجمہ و تخریج	:	حافظ ظہیر اَحمد الاسنادی، اَجمل علی مجددی
اِہتمامِ اِشاعت	:	فریدِ ملّت ؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع	:	منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اَوّل	:	فروری 2010ء
تعداد	:	1,100
قیمت	:	-/85 روپے

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاج القرآن** کے لیے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاج القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

وَکُلُّهُمْ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ مُلْتَمِسٌ

غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ أَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّیَمِ

﴿صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَ بَارِکْ وَسَلَّمَ﴾

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔۱) ۴-۱/ ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل و ایم ۴/ ۹۷۰-۷۳، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔۱/ اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت/ اِنتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱/ ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تصنیف کردہ کتب تمام تعلیمی اِداروں کی لائبریریوں کے لیے منظور شدہ ہیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم

يا أيها النبي

إنا أرسلناك شاهدا ومبشرا ونذيرا

وداعيا إلى الله بإذنه وسراجا منيرا

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْاج فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَo (البقرة، ٢:٨٩)

’’اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے وہ کتاب (قرآن) آئی جو اس کتاب (تورات) کی (اصلاً) تصدیق کرنے والی ہے جو ان کے پاس موجود تھی، حالاں کہ اس سے پہلے وہ خود (نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ اور ان پر اترنے والی کتاب ’قرآن‘ کے وسیلے سے) کافروں پر فتحیابی (کی دعا) مانگتے تھے، سو جب ان کے پاس وہی نبی (حضرت محمد ﷺ اپنے اوپر نازل ہونے والی کتاب ’قرآن‘ کے ساتھ) تشریف لے آیا جسے وہ (پہلے ہی سے) پہچانتے تھے تو اسی کے منکر ہو گئے، پس (ایسے دانستہ) انکار کرنے والوں پر اللہ کی لعنت ہےo‘‘

٢. فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّاط كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًاج قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَاط قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللهِط اِنَّ اللهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍo هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗج قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةًج اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِo فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِلا

اَنَّ اللهَ يُبَشِّرُکَ بِيَحْيٰی مُصَدِّقًا بِکَلِمَةٍ مِّنَ اللهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَo قَالَ رَبِّ اَنّٰی يَکُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ الْکِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ط قَالَ کَذٰلِکَ اللهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُo قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ط قَالَ اٰيَتُکَ اَلَّا تُکَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ط وَاذْکُرْ رَّبَّکَ کَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْکَارِo (آل عمران، ٣:٣٧-٤١)

’’سواس کے رب نے اس (مریم) کو اچھی قبولیت کے ساتھ قبول فرما لیا اور اسے اچھی پرورش کے ساتھ پروان چڑھایا اور اس کی نگہبانی زکریا (علیہ السلام) کے سپرد کر دی جب بھی زکریا (علیہ السلام) اس کے پاس عبادت گاہ میں داخل ہوتے تو وہ اس کے پاس (نئ سے نئ) کھانے کی چیزیں موجود پاتے، انہوں نے پوچھا: اے مریم! یہ چیزیں تمہارے لیے کہاں سے آتی ہیں؟ اس نے کہا: یہ (رزق) اللہ کے پاس سے آتا ہے، بے شک اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا کرتا ہےo اسی جگہ زکریا (علیہ السلام) نے اپنے رب سے دعا کی، عرض کیا: میرے مولا! مجھے اپنی جناب سے پاکیزہ اولاد عطا فرما، بے شک تو ہی دعا کا سننے والا ہےo ابھی وہ حجرے میں کھڑے نماز ہی پڑھ رہے تھے (یا دعا ہی کر رہے تھے) کہ انہیں فرشتوں نے آواز دی: بے شک اللہ آپ کو (فرزند) یحیٰی (علیہ السلام) کی بشارت دیتا ہے جو کلمۃ اللہ (یعنی عیسٰی علیہ السلام) کی تصدیق کرنے والا ہوگا اور سردار ہوگا اور عورتوں (کی رغبت) سے بہت محفوظ ہوگا اور (ہمارے) خاص نیکوکار بندوں میں سے نبی ہوگاo (زکریا علیہ السلام نے) عرض کیا: اے میرے رب! میرے ہاں لڑکا کیسے ہوگا؟ درآنحالیکہ مجھے بڑھاپا پہنچ چکا ہے اور میری بیوی (بھی) بانجھ ہے، فرمایا: اسی طرح اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہےo عرض کیا: اے میرے رب! میرے لیے کوئی نشانی مقرر فرما، فرمایا تمہارے لیے نشانی یہ ہے کہ تم تین دن تک لوگوں سے سوائے اشارے کے بات نہیں کر سکو گے، اور اپنے رب کو کثرت سے یاد کرو اور شام اور صبح اس کی تسبیح کرتے رہوo‘‘

۳. وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللهِ ط وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ٥ (النّساء، ٤:٦٤)

’’اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور (اے حبیب!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اوراللہ سے معافی مانگتے اور رسول (ﷺ) بھی ان کے لیے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتے٥‘‘

٤. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ٥ (المائدة، ٥:٣٥)

’’اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور اس (کے حضور) تک (تقرب اور رسائی کا) وسیلہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ٥‘‘

٥. وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُکَ فِی الصَّدَقٰتِ ج فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَآ اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ٥ وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰهُمُ اللهُ وَ رَسُوْلُهٗ لا وَ قَالُوْا حَسْبُنَا اللهُ سَيُؤْتِيْنَا اللهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَ رَسُوْلُهٗٓ لا اِنَّآ اِلَى اللهِ رٰغِبُوْنَ ٥ (التّوبة، ٩:٥٨-٥٩)

’’اور ان ہی میں سے بعض ایسے ہیں جو صدقات (کی تقسیم) میں آپ پر طعنہ زنی کرتے ہیں، پھر اگر انہیں ان (صدقات) میں سے کچھ دے دیا جائے تو وہ راضی ہو جائیں اور اگر انہیں اس میں سے کچھ نہ دیا جائے تو وہ فوراً خفا ہو جاتے ہیں٥ اور کیا ہی

اچھا ہوتا اگر وہ لوگ اس پر راضی ہو جاتے جو ان کو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) نے عطا فرمایا تھا اور کہتے کہ ہمیں اللہ کافی ہے۔ عنقریب ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اس کا رسول (ﷺ مزید) عطا فرمائے گا۔ بے شک ہم اللہ ہی کی طرف راغب ہیں (اور رسول ﷺ اسی کا واسطہ اور وسیلہ ہے، اس کا دینا بھی اللہ ہی کا دینا ہے۔ اگر یہ عقیدہ رکھتے اور طعنہ زنی نہ کرتے تو یہ بہتر ہوتا)o‘‘

٦. لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ط لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ط فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ط وَاللهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَo

(التّوبة، ٩: ١٠٨)

’’(اے حبیب!) آپ اس (مسجد کے نام پر بنائی گئی عمارت) میں کبھی بھی کھڑے نہ ہوں۔ البتہ وہ مسجد، جس کی بنیاد پہلے ہی دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے، حقدار ہے کہ آپ اس میں قیام فرما ہوں۔ اس میں ایسے لوگ ہیں جو (ظاہراً و باطناً) پاک رہنے کو پسند کرتے ہیں، اور اللہ طہارت شعار لوگوں سے محبت فرماتا ہےo‘‘

٧. اُولٰٓئِکَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰی رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ط اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ کَانَ مَحْذُوْرًاo

(بني إسرائيل، ١٧: ٥٧)

’’یہ لوگ جن کی عبادت کرتے ہیں (یعنی ملائکہ، جنّات، عیسیٰ اور عزیر علیھما السلام وغیرھم کے بت اور تصویریں بنا کر انہیں پوجتے ہیں) وہ (تو خود ہی) اپنے رب کی طرف وسیلہ تلاش کرتے ہیں کہ ان میں سے (بارگاہِ الٰہی میں) زیادہ مقرّب کون ہے اور (وہ خود) اس کی رحمت کے امیدوار ہیں اور (وہ خود ہی) اس کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں، (اب تم ہی بتاؤ کہ وہ معبود کیسے ہو سکتے ہیں وہ تو خود معبودِ برحق کے سامنے جھک

رہے ہیں)، بے شک آپ کے رب کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے o‘‘

۸. اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِيْنًا o لِّيَغْفِرَ لَکَ اللهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَ مَا تَاَخَّرَ وَ يُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْکَ وَ يَهْدِيَکَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا o وَّيَنْصُرَکَ اللهُ نَصْرًا عَزِيْزًا o (الفتح، ۴۸: ۱۔۳)

’’(اے حبیبِ مکرم!) بے شک ہم نے آپ کے لیے (اسلام کی) روشن فتح (اور غلبہ) کا فیصلہ فرما دیا۔ (اس لیے کہ آپ کی عظیم جدّ وجہد کامیابی کے ساتھ مکمل ہوجائے) o تاکہ آپ کی خاطر اللہ آپ کی امّت (کے اُن تمام افراد) کی اگلی پچھلی خطائیں معاف فرما دے (جنہوں نے آپ کے حکم پر جہاد کیے اور قربانیاں دیں) اور (یوں اسلام کی فتح اور امّت کی بخشش کی صورت میں) آپ پر اپنی نعمت (ظاہراً و باطناً) پوری فرما دے اور آپ (کے واسطہ سے آپ کی امّت) کو سیدھے راستہ پر ثابت قدم رکھے o اور اللہ آپ کو نہایت باعزت مدد و نصرت سے نوازے o‘‘

۹. وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَکُمْ رَسُوْلُ اللهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَکْبِرُوْنَ o سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ط لَنْ يَّغْفِرَ اللهُ لَهُمْ ط اِنَّ اللهَ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ o

(المنافقون، ۶۳: ۵۔۶)

’’اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ آ ؤ رسول اللہ (ﷺ) تمہارے لیے مغفرت طلب فرمائیں تو یہ (منافق گستاخی سے) اپنے سر جھٹک کر پھیر لیتے ہیں اور آپ انہیں دیکھتے ہیں کہ وہ تکبر کرتے ہوئے (آپ کی خدمت میں آنے سے) گریز کرتے ہیں o اِن (بدبخت گستاخانِ رسول) کے حق میں برابر ہے کہ آپ اُن کے لیے استغفار کریں یا

آپ ان کے لیے استغفار نہ کریں، اللہ ان کو (تو) ہرگز نہیں بخشے گا (کیوں کہ یہ آپ پر طعنہ زنی کرنے والے اور آپ سے بے رخی اور تکبّر کرنے والے لوگ ہیں)۔ بے شک اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں فرماتا○‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِيْنَارٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ أَبِي طَالِبٍ:

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ
ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا سَالِمٌ، عَنْ أَبِيْهِ: رُبَّمَا ذَكَرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلٰى وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَسْقِي، فَمَا يَنْزِلُ حَتّٰى يَجِيْشَ كُلُّ مِيْزَابٍ.

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ
ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

١: أخرجه البخاري في الصحيح،كتاب الاستسقاء، باب سؤال الناس الإمام الإستسقاء إذا قحطوا، ١/٣٤٢، الرقم: ٩٦٣، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في الدعاء في الاستسقاء، ١/٤٠٥، الرقم: ١٢٧٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٩٣، الرقم: ٥٦٧٣،٢٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٥٢، الرقم: ٦٢١٨_٦٢١٩، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١٤/٣٨٦، الرقم: ٧٧٠٠، والعسقلاني في تغليق التعليق، ٢/٣٨٩، الرقم: ١٠٠٩، وابن كثير في البداية والنهاية، ٤/٢، ٤٧١، والمزي في تحفة الأشراف، ٥/٣٥٩، الرقم: ٦٧٧٥_

وَهُوَ قَوْلُ أَبِي طَالِبٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عبد اللہ بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کوحضرت ابو طالب کا یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا:

’’وہ سفید مکھڑے والے (محمد مصطفیٰ ﷺ) کہ جن کے چہرہ اَنور کے توسّل سے بارش مانگی جاتی ہے، یتیموں کے والی، بیواؤں کےسہارا ہیں۔‘‘

حضرت عمر بن حمزہ کہتے ہیں کہ حضرت سالم (بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم) نے اپنے والد ماجد سے روایت کیا کہ کبھی میں شاعر کی اس بات کو یاد کرتا اور کبھی حضور نبی اکرم ﷺ کے چہرہ اقدس کو تکتا کہ اس (رُخِ زیبا) کے توسل سے بارش مانگی جاتی تو آپ ﷺ (ابھی منبر سے) نیچے بھی تشریف نہ لاتے کہ سارے پرنالے بہنے لگتے۔ مذکورہ بالا شعر حضرت ابو طالب کا ہے۔‘‘ اِسے امام بخاری، ابن ماجہ اور اَحمد نے روایت کیا ہے۔

٢. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّهَا تَمَثَّلَتْ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَأَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ يَقْضِي:

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ
رَبِيْعُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٧، الرقم: ٢٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٧٩، الرقم: ٢٦٠٦٧، وأيضًا، ٦/٥٣٥، الرقم: ٣١٩٦٧، وأيضًا في كتاب الأدب/٣٨١، الرقم: ٤١٤، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣/١٩٨، والمروزي في مسند أبي بكر رضی اللہ عنہ، ١/٩١، الرقم: ٣٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٧٢، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٥/١٥٨۔

فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رضي الله عنه: ذَاکَ وَاللهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ سَعْدٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ یہ اَشعار پڑھا کرتی تھیں اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ (ان اَشعار کے بارے میں) فیصلہ فرماتے تھے:

’’وہ سفید (مکھڑے والے ﷺ) جن کے چہرہ اَنور کے توسّل سے بارش مانگی جاتی ہے۔ جو یتیموں کے والی اور بیواؤں کے سہارا ہیں۔‘‘

’’تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ شعر سن کر فرمایا: اللہ کی قسم! اس سے مراد حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات والا صفات ہی ہے۔‘‘

اِسے امام اَحمد، ابن ابی شیبہ اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال ثقہ ہیں۔

وفي رواية: عَنْ جُلْهَمَةَ بْنِ عُرْفُطَةَ قَالَ: قَدِمْتُ مَكَّةَ وَهُمْ فِي قَحطٍ فَقَالَتْ قُرَيْشٌ: يَا أَبَا طَالِبٍ، أُقْحِطَ الْوَادِي وَأَجْدَبَ الْعِيَالُ، فَهَلُمَّ وَاسْتَسْقِ، فَخَرَجَ أَبُوْ طَالِبٍ، وَمَعَهُ غُلَامٌ، كَأَنَّهُ شَمْسُ دُجْنٍ تَجَلَّتْ عَنْهُ سَحَابَةٌ قَتْمَاءُ وَحَوْلَهُ أُغَيْلِمَةٌ، فَأَخَذَهُ أَبُوْ طَالِبٍ، فَأَلْصَقَ ظَهْرَهُ بِالْكَعْبَةِ، وَلَاذَ بِإِصْبَعِهِ الْغُلَامَ، وَمَا فِي السَّمَاءِ قَزْعَةٌ، فَأَقْبَلَ السَّحَابُ مِنْ هَاهُنَا وَهَاهُنَا، وَاغْدَقَ وَاغْدَوْدَقَ وَانْفَجَرَ لَهُ الْوَادِي، وَأَخْصَبَ الْبَدِيُّ وَالنَّادِي، فَفِي ذَالِکَ يَقُوْلُ أَبُوْ طَالِبٍ:

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ

ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ
يَلُوْذُ بِهِ الْهُلَّاکُ مِنْ آلِ هَاشِمٍ
فَهُمْ عِنْدَه فِي نِعْمَةٍ وَفَوَاضِلِ

رَوَاهُ السُّيُوْطِيُّ وَقَالَ: رَوَاهُ ابْنُ عَسَاکِرَ.(۱)

’’حضرت جلہمہ بن عرفطہ اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ آیا، اس زمانے میں اہلِ مکہ قحط میں مبتلا تھے، پس قریش نے حضرت ابو طالب سے کہا کہ پورا علاقہ قحط زدہ ہو گیا ہے، اور لوگ قحط میں مبتلا ہیں، پس آپ جلدی تشریف لائیں اور بارش کے لیے دعا کریں۔ تب حضرت ابو طالب دعا کے لیے نکلے، اور ان کے ساتھ ایک اتنا خوبصورت (اور روشن چہرے والا) لڑکا تھا کہ گویا کالی گھٹا سے سورج نکلا ہو اور اس کے اردگرد دیگر بچے تھے۔ پس حضرت ابو طالب نے اس لڑکے (محمد مصطفیٰ ﷺ) کو تھاما، اس کی پشت کو کعبہ سے لگا دیا، اور اپنی انگلیوں سے اس لڑکے کی طرف اشارہ کیا۔ اُس وقت آسمان میں بادلوں کا نام و نشان نہ تھا، پس بادل ادھر ادھر سے اکٹھے ہونا شروع ہو گئے، اور پھر موسلا دھار بارش ہوئی، جس کی وجہ سے وادی پانی سے بھر گئی اور ہر طرف خوب خوشحالی و فراخی ہو گئی، اس بارے میں حضرت ابو طالب نے یہ اشعار کہے تھے:

’’وہ گورے مکھڑے والے (محمد مصطفیٰ ﷺ) کہ جن کے چہرۂ انور کے وسیلہ سے بارش طلب کی جاتی ہے، جو یتیموں کے ملجا اور بیواؤں کے فریادرس ہیں۔
بنو ہاشم کے ہلاکت زدہ لوگ جن کی پناہ مانگتے ہیں۔ پس وہ (بنو ہاشم) ان کے ہوتے ہوئے خوب نعمتوں اور فراخی میں ہیں۔‘‘

---

(۱) أخرجه السيوطي في الخصائص الکبرى، ١/١٤٦، والحلبي في السيرة، ١/١٩٠۔

اِسے امام سیوطی نے روایت کیا اور فرمایا: اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٣. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَمَّا اقْتَرَفَ آدَمُ الْخَطِيْئَةَ قَالَ: يَا رَبِّ، أَسْأَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ لِمَا غَفَرْتَ لِي فَقَالَ اللهُ: يَا آدَمُ، وَكَيْفَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا وَلَمْ أَخْلُقْهُ؟ قَالَ: يَا رَبِّ، لِأَنَّکَ لَمَّا خَلَقْتَنِي بِيَدِکَ، وَنَفَخْتَ فِيَّ مِنْ رُوْحِکَ، رَفَعْتُ رَأْسِي فَرَأَيْتُ عَلٰى قَوَائِمِ الْعَرْشِ مَكْتُوْبًا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ فَعَلِمْتُ أَنَّکَ لَمْ تُضِفْ إِلَى اسْمِکَ إِلَّا أَحَبَّ الْخَلْقِ إِلَيْکَ، فَقَالَ اللهُ: صَدَقْتَ يَا آدَمُ، إِنَّهُ لَأَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَيَّ، اُدْعُنِي بِحَقِّهِ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکَ، وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُکَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

وذكر العلامة ابن تيمية: عَنْ مَيْسَرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَتٰى كُنْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللهُ الْأَرْضَ، وَاسْتَوٰى إِلَى السَّمَاءِ

٣: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٦٧٢، الرقم: ٤٢٢٨، والبيهقي في دلائل النبوة، ٥/٤٨٩، والقاضي عياض في الشفا/٢٢٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٧/٤٣٧، وابن تيمية في مجموع الفتاوى، ٢/١٥٠، وأيضًا في قاعدة جليلة في التوسل والوسيلة/٨٤، وابن كثير في البداية والنهاية، ١/١٣١، ٢/٢٩١، ١/٦، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/٦، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء/١٣٠، الرقم: ٢٠٦۔

فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ، وَخَلَقَ الْعَرْشَ، كَتَبَ عَلٰی سَاقِ الْعَرْشِ: مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ. وَخَلَقَ اللهُ الْجَنَّةَ الَّتِي أَسْکَنَهَا آدَمَ وَحَوَّاءَ، فَکَتَبَ اسْمِي عَلَی الْأَبْوَابِ وَالْأَوْرَاقِ وَالْقِبَابِ وَالْخِيَامِ وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ، فَلَمَّا أَحْيَاهُ اللهُ تَعَالٰی، نَظَرَ إِلَی الْعَرْشِ، فَرَأَی اسْمِي، فَأَخْبَرَهُ اللهُ أَنَّهُ سَيِّدُ وَلَدِکَ، فَلَمَّا غَرَّهُمَا الشَّيْطَانُ تَابَا وَاسْتَشْفَعَا بِاسْمِي إِلَيْهِ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام سے خطا سرزد ہوئی، تو انہوں نے (بارگاہ الٰہی میں) عرض کیا: اے پروردگار! میں تجھ سے محمد (ﷺ) کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما، اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! تو نے محمد (ﷺ) کو کس طرح پہچان لیا حالانکہ ابھی تک تو میں نے انہیں (ظاہراً) پیدا بھی نہیں کیا؟ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! جب تو نے اپنے دستِ قدرت سے مجھے تخلیق کیا اور اپنی روح میرے اندر پھونکی، میں نے اپنا سر اٹھایا تو عرش کے ہر ستون پر لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ لکھا ہوا دیکھا۔ تو میں نے جان لیا کہ تیرے نام کے ساتھ اسی کا نام ہوسکتا ہے جو تمام مخلوق میں تجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! تو نے سچ کہا ہے مجھے ساری مخلوق میں سے سب سے زیادہ محبوب وہی ہیں، اُن کے وسیلہ سے مجھ سے دعا مانگو، آگاہ ہو جاؤ میں نے تمہیں معاف فرما دیا اور اگر محمد (ﷺ) نہ ہوتے تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔‘‘

اسے امام حاکم، بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

’’علامہ ابن تیمیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت میسرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ کو نبوت کب ملی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (میں اس وقت بھی نبی تھا) جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کیا اور پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور اس نے اسے سات آسمانوں میں تقسیم کر دیا، پھر اللہ تعالیٰ نے عرش کو تخلیق کیا اور اس کی پیشانی پر لکھا: مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ، ’’محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔‘‘ پھر اللہ تعالیٰ نے جنت کو تخلیق کیا کہ جہاں اس نے حضرت آدم و حوا علیہما السلام کو بسایا تھا، تو جنت کے دروازوں، درختوں کے پتوں، خیموں اور محلات پر میرا نام لکھا۔ اس وقت حضرت آدم علیہ السلام ابھی روح اور جسم کے درمیانی مرحلہ میں تھے، پھر جب اللہ تعالیٰ نے اُنہیں حیات بخشی تو اُنہوں نے عرش پر میرا نام لکھا دیکھا، تب اللہ تعالیٰ نے انہیں خبر دی کہ (اے آدم!) وہ تیری اولاد کے سردار ہیں۔ اس لیے جب شیطان نے اُنہیں دھوکا دیا تو انہوں نے توبہ کی اور میرے نام کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بطور وسیلہ اختیار کیا (تو اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی)۔‘‘

٤. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَمَّا أَذْنَبَ آدَمُ علیہ السلام الذَّنْبَ الَّذِي أَذْنَبَهُ، رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى الْعَرْشِ فَقَالَ: أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ ﷺ إِلَّا غَفَرْتَ لِي، فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ: وَمَا مُحَمَّدٌ؟

٤: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ٢/١٨٢، الرقم: ٩٩٢، وأيضًا في المعجم الأوسط، ٦/٣١٣، الرقم: ٦٥٠٢، وابن تيمية في مجموع الفتاوى، ٢/١٥١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٥٣، والسيوطي في جامع الأحاديث، ١١/٩٤۔

وَمَنْ مُحَمَّدٌ؟ فَقَالَ: تَبَارَکَ اسْمُکَ، لَمَّا خَلَقْتَنِي، رَفَعْتُ رَأْسِي إِلٰی عَرْشِکَ، فَرَأَيْتُ فِيْهِ مَکْتُوْبًا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ، فَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَعْظَمَ عِنْدَکَ قَدْرًا مِمَّنْ جَعَلْتَ اسْمَهُ مَعَ اسْمِکَ، فَأَوْحَی اللهُ ﷻ إِلَيْهِ: يَا آدَمُ، إِنَّهُ آخِرُ النَّبِيِّيْنَ مِنْ ذُرِّيَّتِکَ، وَإِنَّ أُمَّتَهُ آخِرُ الْأُمَمِ مِنْ ذُرِّيَّتِکَ، وَلَوْلَاهُ، يَا آدَمُ، مَا خَلَقْتُکَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

وذکر العلامة ابن تيمية: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَلَمَّا أَصَابَ آدَمَ الْخَطِيْئَةُ، رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: يَا رَبِّ، بِحَقِّ مُحَمَّدٍ إِلاَّ غَفَرْتَ لِي، فَأُوْحِيَ إِلَيْهِ: وَمَا مُحَمَّدٌ؟ وَمَنْ مُحَمَّدٌ؟ فَقَالَ: يَا رَبِّ، إِنَّکَ لَمَّا أَتْمَمْتَ خَلْقِي، رَفَعْتُ رَأْسِي إِلٰی عَرْشِکَ، فَإِذَا عَلَيْهِ مَکْتُوْبٌ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ، فَعَلِمْتُ أَنَّهُ أَکْرَمُ خَلْقِکَ عَلَيْکَ، إِذْ قَرَنْتَ اسْمَهُ مَعَ اسْمِکَ، فَقَالَ: نَعَمْ، قَدْ غَفَرْتُ لَکَ، وَهُوَ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ ذُرِّيَّتِکَ، وَلَوْلَاهُ مَا خَلَقْتُکَ.

’’حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے روایت بیان فرمائی کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام سے (بغیر کسی اِرادہ کے) لغزش سرزد ہوئی تو اُنہوں نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور عرض گزار ہوئے: (یا اللہ!) میں (تجھ سے، تیرے محبوب) محمد مصطفیٰ ﷺ کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں (کہ تو مجھے معاف فرما دے) تو اللہ تعالیٰ نے

وحی نازل فرمائی: (اے آدم!) محمد مصطفیٰ کون ہیں؟ حضرت آدم نے عرض کیا: (اے مولا!) تیرا نام پاک ہے، جب تو نے مجھے پیدا کیا تو میں نے اپنا سر تیرے عرش کی طرف اٹھایا وہاں میں نے ''لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ'' لکھا ہوا دیکھا، لہٰذا میں جان گیا کہ تیرے نزدیک اِس ہستی سے بڑھ کر کوئی قدر و منزلت والا نہیں، جس کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ جوڑا ہوا ہے، پس اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: اے آدم! وہ (محمد ﷺ) تمہاری نسل میں سے آخری نبی ہیں، اور ان کی اُمت بھی تمہاری نسل کی آخری اُمت ہوگی، اور اگر وہ نہ ہوتے تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔''

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

''علامہ ابن تیمیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام سے خطا سرزد ہوگئی، تو انہوں نے اپنا سر اٹھایا اور عرض کیا: اے میرے ربّ! میں تجھ سے محمد (ﷺ) کے توسل سے دعا کرتا ہوں کہ تو میری خطاء معاف فرما۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی طرف وحی کی: یہ محمد (ﷺ) کیا ہیں؟ اور محمد (ﷺ) کون ہیں؟ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: مولا! جب تو نے میری تخلیق کی مکمل کی تو میں نے اپنا سر تیرے عرش کی طرف اٹھایا تو اس پر لکھا ہوا دیکھا: لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ'' تو میں جان گیا بے شک وہ تیرے نزدیک تیری مخلوق میں سب سے بڑھ کر مقام و مرتبہ والے ہیں۔ تبھی تو، تو نے ان کا نام اپنے نام کے ساتھ جوڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں (ایسا ہی ہے) اور (ان کے توسل سے) میں نے تیری مغفرت فرما دی اور وہ تیری نسل سے آخری نبی ہوں گے، اور اگر وہ نہ ہوتے تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔''

٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَتْ يَهُوْدُ خَيْبَرَ تُقَاتِلُ غَطَفَانَ، فَكُلَّمَا الْتَقَوْا هُزِمَتْ يَهُوْدُ خَيْبَرَ، فَعَاذَتِ الْيَهُوْدُ بِهٰذَا الدُّعَاءِ: اَللّٰهُمَّ، إِنَّا نَسْأَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي وَعَدْتَنَا أَنْ تُخْرِجَهُ لَنَا فِي آخِرِ الزَّمَانِ، إِلَّا نَصَرْتَنَا عَلَيْهِمْ، قَالَ: فَكَانُوْا إِذَا الْتَقَوْا دَعَوْا بِهٰذَا الدُّعَاءِ فَهَزَمُوْا غَطَفَانَ، فَلَمَّا بُعِثَ النَّبِيُّ ﷺ كَفَرُوْا بِهٖ، فَأَنْزَلَ اللهُ وَقَدْ كَانُوْا يَسْتَفْتِحُوْنَ بِکَ يَا مُحَمَّدُ عَلَى الْكَافِرِيْنَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالآجُرِّيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: خیبر کے یہودی غطفان قبیلے سے برسرِ پیکار رہا کرتے تھے، پس جب بھی دونوں کا سامنا ہوا یہودی شکست کھا گئے۔ پھر یہودیوں نے اس دعا کے ذریعے پناہ مانگی: ’’اے اللہ! ہم تجھ سے اُمی نبی محمد مصطفیٰ ﷺ کے وسیلہ سے سوال کرتے ہیں جنہیں تونے آخری زمانہ میں ہمارے لیے بھیجنے کا ہم سے وعدہ فرمایا ہے کہ ان کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔‘‘ راوی کہتے ہیں: پس جب بھی وہ دشمن کے سامنے آتے تو انہوں نے یہی دعا مانگی اور بنو غطفان (قبیلہ) کو شکست دی۔ لیکن جب حضور نبی اکرم ﷺ معبوث ہو گئے تو انہوں نے (تعصب کے باعث آپ ﷺ) کا انکار کر دیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی حالانکہ اس سے پہلے اے محمد! وہ خود آپ کے وسیلے سے کافروں پر فتح یابی کی دعا مانگتے تھے۔‘‘

اسے امام حاکم، آجری اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٥: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٢٨٩، الرقم: ٣٠٤٢، والآجري في الشريعة/٤٤٨، والبيهقي في دلائل النبوة، ٢/٧٦۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: أَنَّ يَهُوْدَ كَانُوْا يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَبْلَ مَبْعَثِهٖ، فَلَمَّا بَعَثَهُ اللهُ ﷻ مِنَ الْعَرَبِ كَفَرُوْا بِهٖ، وَجَحَدُوْا مَا كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ فِيْهِ، فَقَالَ لَهُمْ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَبِشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُوْرٍ رضي الله عنهما أَخُوْ بَنِي سَلَمَةَ: يَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ، اتَّقُوا اللهَ وَأَسْلِمُوْا، وَقَدْ كُنْتُمْ تَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَيْنَا بِمُحَمَّدٍ، وَإِنَّا أَهْلُ الشِّرْكِ، وَتُخْبِرُوْنَا بِأَنَّهُ مَبْعُوْثٌ، وَتَصِفُوْنَهُ لَنَا بِصِفَتِهٖ، فَقَالَ سَلَّامُ بْنُ مِشْكَمٍ: مَا هُوَ بِالَّذِي كُنَّا نَذْكُرُ لَكُمْ، مَا جَاءَنَا بِشَيْءٍ نَعْرِفُهُ، فَأَنْزَلَ اللهُ ﷻ فِي ذَالِكَ مِنْ قَوْلِهِمْ: ﴿وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ٥﴾ [البقرة، ٢: ٨٩].

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَالطَّبَرِيُّ وَابْنُ أَبِي حَاتِمٍ.(١)

(١) أخرجه أبو نعيم في دلائل النبوة، ١/٥٢، الرقم: ٤٤، والعسقلاني في الإصابة، ٢/٣٨٣، الرقم: ٢٣٩٠، والطبري في جامع البيان، ١/٤١١، وابن أبي حاتم في تفسيره، ١/١٧٢، الرقم: ٩٠٥، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/١٢٥، والسيوطي في الدر المنثور، ١/٢١٧.

وذكر المفسرون في تفاسيرهم هذا الحديث بألفاظ مختلفة وبروايات مختلفة ومن تلك التفاسير: الطبري في جامع البيان، ١/٢٣،٣٢٥، والبغوي في معالم التنزيل،١/٩٣، والزمخشري في الكشاف، ١/١٦٤، وابن الجوزي في زاد المسير، ١/١١٤، والرازي في التفسير الكبير، ٣/١٨٠، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، —

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ کی بعثت سے قبل یہود آپ ﷺ کے وسیلہ سے قبیلہ اَوس وخزرج پر فتح کی دعا مانگا کرتے تھے، مگر جب اللہ نے آپ ﷺ کوعرب سے ظاہر کیا تو وہ آپ ﷺ کے منکر ہوگئے۔ ایک مرتبہ بنوسلمہ کے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور بشر بن براء بن معرور رضی اللہ عنہما نے انہیں کہا: اے یہود! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اسلام لے آؤ، جب ہم اہل شرک تھے تو تم نامِ محمد ﷺ کے ساتھ ہم پر فتح مانگا کرتے تھے، آپ ﷺ کی بعثت اور سیرت کو ہم پر پیش کیا کرتے تھے۔ یہ سن کر سلام بن مشکم نے کہا: یہ وہ نبی نہیں جن کا ذکر ہم کرتے تھے اور جو صفات ہم بیان کیا کرتے تھے، وہ ان میں نہیں ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ’’اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے وہ کتاب (القرآن) آئی جو اس کتاب (تورات) کی اصلاً تصدیق کرنے والی ہے جو ان کے پاس موجود تھی، حالانکہ اس سے پہلے وہ خود (نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ اور ان پر اترنے والی کتاب قرآن کے وسیلے سے) کافروں پر فتح یابی کی دعا مانگتے تھے۔ سو جب ان کے پاس وہی نبی (حضرت

.... ٢٧/٢، والبيضاوي في أنوار التنزيل، ١/٢٢٨، والنسفي في مدارك التنزيل، ١/٦١، والخازن في لباب التأويل في معاني التنزيل، ١/٦٥، وابن حبان الأندلسي في البحر المحيط، ١/٣٠٣، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/١١٦، ١٢٤، ونظم الدرر في تناسب الآيات والسور، ٢/٣٦، والسيوطي في الجلالين/١٤، وأبو السعود في إرشاد العقل السليم، ١/١٢٨، وإسماعيل حقي في روح البيان، ١/١٧٩، والقاضي ثناء الله في تفسير المظهري، ١/٩٤، والشوكاني في فتح القدير، ١/١١٢، والآلوسي في تفسير روح المعاني، ١/٣٢٠، ورشيد الرضا في تفسير المنار، ١/٣٨١، ومجاهد بن جبير المخزومي في التفسير، ١/٨٣۔

محمد ﷺ اپنے اوپر نازل ہونے والی کتاب قرآن کے ساتھ) تشریف لے آیا جسے وہ (پہلے ہی سے) پہچانتے تھے تو اسی کے منکر ہوگئے، پس ایسے دانستہ انکار کرنے والوں پر اللہ کی لعنت ہے۔‘‘ اسے امام ابو نعیم، طبری اور ابو حاتم نے روایت کیا ہے۔

قَالَ عَلِيٌّ الْأَزْدِيُّ رضی الله عنه: كَانَتِ الْيَهُوْدُ تَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ ابْعَثْ لَنَا هٰذَا النَّبِيَّ يَحْكُمُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ النَّاسِ يَسْتَفْتِحُوْنَ بِهٖ أَي يَسْتَنْصِرُوْنَ بِهٖ عَلَى النَّاسِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرِيُّ.(۱)

’’حضرت علی ازدی رضی الله عنه فرماتے ہیں کہ (حضور ﷺ کی بعثت مبارکہ سے قبل) یہود کہا کرتے تھے: اے اللہ! ہمارے لیے اس نبی (امّی) کو بھیج جو ہمارے اور لوگوں کے درمیان فیصلہ کرے، ان کے وسیلہ سے فتح طلب کرتے تھے یعنی ان کے وسیلہ سے دشمنوں پر غلبہ مانگا کرتے تھے۔‘‘ اسے امام بیہقی اور طبری نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي أَسْمَعُ مِنْكَ حَدِيْثًا كَثِيْرًا أَنْسَاهُ؟ قَالَ: ابْسُطْ رِدَائَكَ. فَبَسَطْتُهُ، قَالَ: فَغَرَفَ بِيَدَيْهِ،

---

(۱) أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ٢/٧٦، والطبري في جامع البيان، ١/٤١١، وابن كثير في البداية والنهاية، ٢/٢٧٤۔

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب حفظ العلم، ١/٥٦، الرقم: ١١٩، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل أبي هريرة الدوسي رضی الله عنه، ٤/١٩٣٩، الرقم: ٢٤٩١، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب لأبي هريرة رضی الله عنه، ٥/٦٨٤، الرقم: ٣٨٣٤-٣٨٣٥، وأبو يعلى في المسند، ١١/١٢١، الرقم: ٦٢٤٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٢٤٧، الرقم: ٨٨١۔

ثُمَّ قَالَ: ضُمَّهُ. فَضَمَمْتُهُ، فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا بَعْدَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت بیان فرمائی کہ میں نے (حضور ﷺ کی بارگاہ میں) عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ سے بہت سی احادیث سنتا ہوں مگر بھول جاتا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی چادر پھیلاؤ؟ میں نے اپنی چادر پھیلا دی۔ آپ ﷺ نے (فضا میں سے کچھ) چُلّو بھر بھر کر اس میں ڈال دیئے اور فرمایا: اسے سینے سے لگا لو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ پس اس کے بعد میں کبھی کچھ نہیں بھولا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

وفي رواية: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رضي الله عنه يَقُوْلُ: شَكَوْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ نِسْيَانَ الْقُرْآنِ فَضَرَبَ صَدْرِي بِيَدِهٖ فَقَالَ: يَا شَيْطَانُ، اُخْرُجْ مِنْ صَدْرِ عُثْمَانَ، قَالَ عُثْمَانُ: فَمَا نَسِيتُ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدُ أَحْبَبْتُ أَنْ أَذْكُرَهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.(١)

’’حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا: یا رسول اللہ! میں قرآن یاد کرتا ہوں اور بھول جاتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے میری چھاتی پر اپنا دست اقدس مارا اور فرمایا: اے شیطان! عثمان کے سینے سے نکل جا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے جو چیز بھی یاد کرنا چاہی وہ کبھی نہ بھولی۔‘‘ اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: إِنَّكُمْ تَزْعُمُوْنَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ

(١) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٩/٤٧، الرقم: ٨٣٤٧، والحارث في المسند، ٢/٩٣٢، الرقم: ١٠٢٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٣۔

٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب الحجة من قال: إن أحكام النبي ﷺ كانت ظاهر وما كان—

الْحَدِيْثَ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَاللهُ الْمَوْعِدُ، إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مِسْكِيْنًا أَلْزَمُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَلٰى مِلْءِ بَطْنِي، وَكَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلٰى أَمْوَالِهِمْ، فَشَهِدْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَقَالَ: مَنْ يَبْسُطْ رِدَاءَهٗ حَتّٰى أَقْضِيَ مَقَالَتِي ثُمَّ يَقْبِضْهُ فَلَنْ يَنْسٰى شَيْئًا سَمِعَهٗ مِنِّي؟ فَبَسَطْتُ بُرْدَةً كَانَتْ عَلَيَّ، فَوَالَّذِي بَعَثَهٗ بِالْحَقِّ، مَا نَسِيْتُ شَيْئًا سَمِعْتُهٗ مِنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، اُنہوں نے (لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے) فرمایا: تم لوگ یہ گمان کرتے ہو کہ ابو ہریرہ تو اتنی کثرت سے اَحادیث رسول ﷺ بیان کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اِس پر گواہ ہے کہ میں ایک غریب آدمی تھا، پیٹ بھرنے کے لیے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وابستہ رہتا تھا جبکہ مہاجرین تو بازاروں میں خرید و فروخت میں مشغول ہوتے اور انصار اپنی کھیتی باڑی میں مصروف ہوتے۔ چنانچہ ایک روز میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میری گفتگو ختم ہونے تک کون اپنی چادر پھیلائے رکھے گا اور پھر سمیٹ لے تو وہ کبھی کوئی چیز نہیں بھولے گا؟ یہ سنتے ہی میں نے

.... يغيب بعضهم من مشاهد النبي ﷺ وأمور الإسلام، ٢٦٧٧/٦، الرقم: ٦٩٢١، وأيضًا في كتاب البيوع، باب ما جاء في قول الله تعالى: فإذا قضيت الصلاة، ٧٢١/٢، الرقم: ١٩٤٢، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل أبي هريرة الدوسي رضي الله عنه، ١٩٣٩/٤۔١٩٤٠، الرقم: ٢٤٩٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٤٠/٢، الرقم: ٧٢٧٣، وابن حبان في الصحيح، ١٠٤/١٦، الرقم: ٧١٥٣، وأبو يعلى في المسند، ١٢١/١١، الرقم: ٦٢٤٨، والطبراني في مسند الشاميين، ١٧٠/٤، الرقم: ٣٠٢٦۔

اپنے اُوپر اُوڑھی ہوئی چادر پھیلا دی۔ پس قسم ہے اُس ذات کی جس نے اُنہیں حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! میں نے (آپ ﷺ کی اس عطا کے بعد) جو بھی آپ ﷺ سے سنا اس میں سے کبھی کچھ نہیں بھولا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۸. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: أَصَابَ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ قَحْطٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَبَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ جُمُعَةٍ إِذْ قَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَلَكَتِ الْكُرَاعُ هَلَكَتِ الشَّاءُ فَادْعُ اللهَ يَسْقِيْنَا، فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا. قَالَ أَنَسٌ: وَإِنَّ السَّمَاءَ لَمِثْلُ الزُّجَاجَةِ فَهَاجَتْ رِيْحٌ أَنْشَأَتْ سَحَابًا، ثُمَّ اجْتَمَعَ ثُمَّ أَرْسَلَتِ السَّمَاءُ عَزَالِيَهَا فَخَرَجْنَا نَخُوْضُ الْمَاءَ حَتّٰى أَتَيْنَا مَنَازِلَنَا، فَلَمْ نَزَلْ نُمْطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى. فَقَامَ إِلَيْهِ ذَالِکَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ فَادْعُ اللهَ يَحْبِسْهُ، فَتَبَسَّمَ، ثُمَّ قَالَ: حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا. فَنَظَرْتُ إِلَى السَّحَابِ، تَصَدَّعَ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ كَأَنَّهُ إِكْلِيْلٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ۳/۱۳۱۳، الرقم: ۳۳۸۹، ومسلم في الصحيح، كتاب الاستسقاء، باب الدعاء في الاستسقاء، ۲/۶۱۴، الرقم: ۸۹۷، وأبو داود في السنن،كتاب صلاة الاستسقاء، باب رفع اليدين في الاستسقاء، ۱/۳۰۴، الرقم: ۱۱۷۴، والبخاري في الأدب المفرد/۲۱۴، الرقم: ۶۱۲، والطبراني في المعجم الأوسط، ۳/۹۵، الرقم: ۲۶۰۱، وأيضًا في الدعاء/۵۹۶_۵۹۷، الرقم: ۲۱۷۹، وابن عبد البر في الاستذكار، ۲/۴۳۴، والحسيني في البيان والتعريف، ۲/۲۶، الرقم: ۹۵۷۔

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک میں ایک دفعہ اہل مدینہ (شدید) قحط سے دوچار ہوگئے۔ (اُس دوران) ایک دن آپ ﷺ خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک شخص نے کھڑے ہوکر عرض کیا: یا رسول اﷲ! گھوڑے ہلاک ہوگئے، بکریاں مرگئیں، اﷲ تعالیٰ سے دعا کریں کہ ہمیں پانی عطا فرمائے۔ آپ ﷺ نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس وقت آسمان شیشے کی طرح صاف تھا پھر فوراً ہوا چلی، بادل گھر کر آئے اور آسمان نے ایسے اپنا منہ کھولا کہ ہم برستی ہوئی بارش میں اپنے گھروں کو گئے۔ اور اگلے جمعہ تک متواتر بارش ہوتی رہی۔ پھر (آئندہ جمعہ) وہی شخص یا کوئی دوسرا آدمی کھڑا ہوکر عرض گزار ہوا: یا رسول اﷲ! گھر تباہ ہو رہے ہیں، لہٰذا اﷲ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اب اس (بارش) کو روک لے۔ تو آپ ﷺ (اس شخص کی بات سن کر) مسکرا پڑے اور (اپنے سرِ اقدس کے اوپر بارش کی طرف انگلی مبارک سے اشارہ کرتے ہوئے اسے حکم) فرمایا: ’’ہمیں چھوڑ کر، ہمارے ارد گرد برسو۔‘‘ تو ہم نے دیکھا کہ اسی وقت بادل مدینہ منورہ کے اوپر سے ہٹ کر یوں چاروں طرف چھٹ گئے گویا وہ تاج ہیں (یعنی تاج کی طرح دائرہ کی شکل میں پھیل گئے)۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٩. عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا رَأَى مِنَ النَّاسِ إِدْبَارًا، قَالَ: اَللّٰهُمَّ، سَبْعٌ كَسَبْعِ يُوسُفَ فَأَخَذَتْهُمْ

٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاستسقاء، باب دعاء النبي ﷺ اجعلها عليهم سنين كسني يوسف، ١/٣٤١، الرقم: ٩٦٢، وأيضًا في كتاب تفسير القرآن، باب وراودته التي هو في بيتها عن نفسه وغلقت الأبواب وقالت هيت لك، ٤/١٧٣٠، الرقم: ٤٤١٦، وأيضًا في باب تفسير سورة آلم غلبت الروم، ٤/١٧٩١، الرقم: ٤٤٩٦، ومسلم في الصحيح، كتاب صفة القيامة والجنة —

سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيءٍ حَتّٰى أَكَلُوا الْجُلُوْدَ وَالْمَيْتَةَ وَالْجِيَفَ وَيَنْظُرَ أَحَدُهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى الدُّخَانَ مِنَ الْجُوْعِ فَأَتَاهُ أَبُوْ سُفْيَانَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّکَ تَأْمُرُ بِطَاعَةِ اللهِ وَبِصِلَةِ الرَّحِمِ وَإِنَّ قَوْمَکَ قَدْ هَلَکُوْا فَادْعُ اللهَ لَهُمْ. قَالَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍo﴾ [الدخان، ٤٤: ١٠]، إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿إِنَّکُمْ عَائِدُوْنَ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْکُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُوْنَo﴾ [الدخان، ٤٤: ١٦]، فَالْبَطْشَةُ يَوْمَ بَدْرٍ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ انہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے جب لوگوں کی سرکشی دیکھی تو کہا: اے اللہ! ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے جیسی قحط سالی مسلط فرما۔ پس قحط پڑ گیا اور سب چیزیں برباد ہوگئیں یہاں تک کہ لوگوں نے کھالیں اور مردار تک کھائے اور جب ان میں سے کوئی آسمان کی طرف دیکھتا تو بھوک کے باعث دھواں سا نظر آتا۔ پس ابو سفیان

.... والنار، باب الدخان، ٤/٢١٥٥، الرقم: ٢٧٩٨، والترمذي في السنن، کتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة الدخان، ٥/٢٩٧، الرقم: ٣٢٥٤، والنسائی في السنن الکبری، ٦/٤٥٦، الرقم: ١١٤٨٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٤٣١، ٤٤١، الرقم: ٤١٤٠، ٤٢٠٦، والحميدی في المسند، ١/٦٣، الرقم: ١١٦، وابن حبان في الصحيح، ١١/٨٠، الرقم: ٤٧٦٤، والبيهقي في السنن الکبری، ٣/٣٥٢، الرقم: ٦٢٢١، وأبو يعلی في المسند، ٩/٧٨، الرقم: ٥١٤٥، والطبراني في المعجم الکبير، ٩/٢١٤، الرقم: ٩٠٤٦ـ ٩٠٤٨ـ

نے آ کر کہا: یا محمد! آپ اللہ کا حکم ماننے اور صلہ رحمی کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ جبکہ آپ کی قوم ہلاک ہوگئی۔ ان کے لیے اللہ سے دعا فرمائیں تو اللہ تعالیٰ نے (قرآنِ پاک میں) فرمایا: ''اس روز کا انتظار کرو جب آسمان واضح طور پر دھواں لائے گا۔'' اور پھر فرمایا: ''جس روز ہم بڑی پکڑ پکڑیں گے۔'' بطشة سے مراد یوم بدر ہے۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۰. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَبَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَلَکَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ، فَادْعُ اللهَ لَنَا أَنْ يَسْقِيَنَا، قَالَ: فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَدَيْهِ وَمَا فِي السَّمَاءِ قَزَعَةٌ، قَالَ: فَثَارَ سَحَابٌ أَمْثَالُ الْجِبَالِ، ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنبَرِهٖ حَتّٰى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ، قَالَ: فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذَالِکَ وَفِي الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ وَالَّذِي يَلِيْهِ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى، فَقَامَ ذَالِکَ الْأَعْرَابِيُّ أَوْ

۱۰: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاستسقاء، باب من تمطر في المطر حتى يتحادر على لحيته، ۱/۳۴۹، الرقم: ۹۸۶، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة الاستسقاء، باب الدعاء في الاستسقاء، ۲/۶۱۴، الرقم: ۸۹۷، وابن الجارود في المنتقى، ۱/۷۵، الرقم: ۲۵۶، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳/۲۲۱، الرقم: ۵۶۳۰، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء/۱۰۷، الرقم: ۱۵۶، والعسقلاني في فتح الباري، ۲/۵۰۶، والعيني في عمدة القاري، ۷/۵۵، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ۱/۹۷، والنووي في شرحه على صحيح مسلم، ۶/۱۹۴۔

رَجُلٌ غَيْرُهُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ، فَادْعُ اللهَ لَنَا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَدَيْهِ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا، قَالَ: فَمَا جَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ إِلٰى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّمَاءِ إِلَّا تَفَرَّجَتْ حَتّٰى صَارَتِ الْمَدِيْنَةُ فِي مِثْلِ الْجَوْبَةِ حَتّٰى سَالَ الْوَادِي وَادِي قَنَاةَ شَهْرًا، قَالَ: فَلَمْ يَجِيءُ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے بیان فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں لوگ سخت قحط کی لپیٹ میں آ گئے۔ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے کہ ایک اعرابی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گیا اور بچے بھوکے مر گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ ہمیں بارش عطا فرمائے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیئے۔ اس وقت آسمان میں کوئی بادل نہیں تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسی وقت پہاڑوں جیسے بادل آ گئے۔ پھر آپ ﷺ ابھی منبر مبارک سے نیچے بھی تشریف نہیں لائے تھے کہ میں نے بارش کے قطرے آپ ﷺ کی ریش مبارک سے ٹپکتے ہوئے دیکھے۔ پس ہم پر اُس روز اور اس سے اگلے روز بلکہ اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر وہی اعرابی یا کوئی دوسرا آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مکانات گر گئے اور مال غرق ہو گیا، اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا فرمائیں۔ تو آپ ﷺ نے ہاتھ بلند فرمائے اور کہا: اے اللہ! ہمارے اردگرد برسا اور ہمارے اوپر نہیں۔ پس آپ ﷺ دست مبارک سے آسمان پر جس طرف اشارہ فرماتے، ادھر سے بادل پھٹ جاتے یہاں تک کہ مدینہ منورہ تھالی کی طرح ہو گیا اور قناۃ نالہ ایک مہینے تک بہتا رہا۔ راوی کا بیان ہے کہ جو آتا وہ اس بارش کی افادیت کا ذکر ضرور کرتا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَلَكَتِ الْمَوَاشِي وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللهَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَمُطِرُوْا مِنْ جُمُعَةٍ إِلٰى جُمُعَةٍ، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ، وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ عَلٰى رُءُوْسِ الْجِبَالِ وَالْآكَامِ وَبُطُوْنِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ، فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِيْنَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! (قحط سالی کی وجہ سے) مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں (اس کی التجاء پر)

١١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاستسقاء، باب الدعاء إذا انقطعت السبل من كثرة المطر، ١/٣٤٥، الرقم: ٩٧١، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة الاستسقاء، باب الدعاء في الاستسقاء، ٢/٦١٤، الرقم: ٨٩٧، والنسائي في السنن، كتاب الاستسقاء، باب متى يستسقي الإمام، ٣/١٥٤، الرقم: ١٥٠٤، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٥٥٥، الرقم: ١٨٠٥، ومالك في الموطأ، كتاب النداء للصلاة، باب ما جاء في الاستسقاء، ١/١٩١، الرقم: ٤٥٠، والشافعي في المسند/٧٩، وعبد الرزاق في المصنف، ٣/٩٢، الرقم: ٤٩١١، وابن حبان في الصحيح، ٧/١٠٤، الرقم: ٢٨٥٧، والربيع في المسند/٢٠٠، الرقم: ٤٩٦، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/٢٩٧، والطبراني في الدعاء/٦٠٠، الرقم: ٢١٨٧۔

حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا فرمائی تو اس جمعہ سے اگلے جمعہ تک مسلسل بارش ہوتی رہی۔ پھر ایک آدمی نے آکر آپ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! گھر منہدم ہو گئے، راستے بند ہو گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے۔ تو آپ ﷺ نے دعا کی: ''اے اللہ! پہاڑوں کی چوٹیوں، ٹیلوں، وادیوں کے درمیان اور درختوں کے اُگنے کی جگہوں پر (بارش برسا)۔'' پس مدینہ منورہ کے اوپر سے بادل کپڑے کی طرح پھٹ گیا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٢. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ شَدِيْدَةٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَمَرَّ بِهِمْ يَهُوْدِيٌّ، فَقَالَ: أَمَا وَاللهِ، لَوْ شَاءَ صَاحِبُكُمْ لَمُطِرْتُمْ مَا شِئْتُمْ وَلٰكِنَّهُ لَا يُحِبُّ ذَالِكَ، فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَوْلِ الْيَهُوْدِيِّ فَقَالَ: أَوْ قَدْ قَالَ ذَالِكَ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: إِنِّي لَأَسْتَنْصِرُ بِالسَّنَةِ عَلٰى أَهْلِ نَجْدٍ، وَإِنِّي لَأَرَى السَّحَابَ خَارِجَةً مِنَ الْعَيْنِ فَأَكْرَهُهَا. مَوْعِدُكُمْ يَوْمَ كَذَا أَسْتَسْقِي لَكُمْ، قَالَ: فَلَمَّا كَانَ ذَالِكَ غَدَا النَّاسُ، فَمَا تَفَرَّقَ النَّاسُ حَتّٰى أُمْطِرُوْا مَا شَاؤُوْا، فَمَا أَقْلَعَتِ السَّمَاءُ جُمُعَةً. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، آپ بیان فرماتی ہیں کہ عہد نبوی ﷺ میں (ایک دفعہ) لوگوں کو سخت قحط سالی کا سامنا کرنا پڑا تو ان لوگوں کے پاس سے ایک یہودی کا گزر ہوا تو اس نے کہا: اللہ کی قسم! اگر تمہارے آقا محمد (ﷺ) چاہیں تو تم پر تمہاری حسبِ منشاء بارش برسائی جا سکتی ہے لیکن وہ ایسا پسند نہیں کرتے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کو یہودی کی اس بات کی خبر دی گئی تو (یہ سن کر) آپ ﷺ نے فرمایا: اُس نے اِس طرح کہا ہے؟ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: جی ہاں، یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے

١٢: أخرجه الشافعي في المسند/٧٩، وأيضًا في كتاب الأم، ١/٢٤٧.

فرمایا: میں اہل نجد کے لیے تو قحط سالی کی دعا کرتا ہوں اور میں بادلوں کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ چشمے سے نکل رہے ہیں۔ میں تم سے صرف وعدہ کرنا ناپسند کرتا ہوں بلکہ میں فلاں دن تمہیں سیراب کروں گا۔ پس جب (وہ وعدہ کا) دن آیا تو لوگ ابھی منتشر بھی نہیں ہوئے تھے کہ ان کی حسبِ منشاء بارش برسنے لگی اور (اگلے) جمعہ تک مسلسل بارش ہوتی رہی۔‘‘

اِسے امام شافعی نے روایت کیا ہے۔

١٣. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: إِنَّ أَبِي تَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا، وَلَيْسَ عِنْدِي إِلَّا مَا يُخْرِجُ نَخْلُهُ، وَلَا يَبْلُغُ مَا يُخْرِجُ سِنِينَ مَا عَلَيْهِ، فَانْطَلِقْ مَعِي لِكَي لَا يُفْحِشَ عَلَيَّ الْغُرَمَاءُ، فَمَشٰى حَوْلَ بَيْدَرٍ مِنْ بَيَادِرِ التَّمْرِ، فَدَعَا، ثُمَّ آخَرَ، ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: انْزِعُوْهُ فَأَوْفَاهُمُ الَّذِي لَهُمْ، وَبَقِيَ مِثْلُ مَا أَعْطَاهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ میرے والد (حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ) وفات پا گئے جبکہ اُن کے اوپر قرض تھا۔ سو میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میرے والد نے (وفات کے بعد) پیچھے قرضہ چھوڑا ہے اور میرے پاس (اس کی ادائیگی کے لیے) کچھ بھی نہیں ماسوائے اس پیداوار کے جو کھجور کے (چند) درختوں سے حاصل ہوتی ہے لیکن اس سے کئی سال میں بھی قرض ادا نہیں ہو گا۔ آپ میرے ساتھ تشریف لے چلیں تاکہ قرض خواہ مجھ پر سختی نہ کریں۔ سو

١٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣١٢، الرقم: ٣٣٨٧، وأيضًا في كتاب البيوع، باب الكيل على البائع والمعطي، ٢/٧٤٨، الرقم: ٢٠٢٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٦٥، الرقم: ١٤٩٧٧.

آپ ﷺ (اُن کے ساتھ تشریف لے گئے اور اُن کے) کھجوروں کے ڈھیروں میں سے ایک ڈھیر کے گرد چلے اور دعا کی پھر دوسرے ڈھیر (کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا)۔ اس کے بعد آپ ﷺ ایک ڈھیر پر بیٹھ گئے اور فرمایا: قرض خواہوں کو تول کر دیتے جاؤ۔ سو سب قرض خواہوں کا پورا قرض ادا کر دیا گیا (مگر پھر بھی اس ڈھیر میں کچھ کمی واقع نہ ہوئی) اور اتنی کھجوریں بچ بھی گئیں جتنی کہ قرض میں دی تھیں۔‘‘

اِسے امام بخاری اور اَحمد نے روایت کیا ہے۔

١٤. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه قَالَ: تُوُفِّيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ رضی الله عنه وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَاسْتَعَنْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلٰى غُرَمَائِهِ أَنْ يَضَعُوْا مِنْ دَيْنِهِ، فَطَلَبَ

١٤: أخرجه البخاري في الصحيح،كتاب البيوع، باب الكيل على البائع والمعطي، ٧٤٨/٢، الرقم: ٢٠٢٠، وأيضًا في كتاب الاستقراض وأداء الديون والحجر والتفليس، باب الشفاعة في وضع الدين، ٨٤٧/٢، الرقم: ٢٢٧٥، وأبو داود في السنن،كتاب الوصايا، باب ما جاء في الرجل يموت وعليه دين وله وفاء، ١١٨/٣، الرقم: ٢٨٨٤، والنسائي في السنن، كتاب الوصايا، باب قضاء الدين قبل الميراث، ٢٤٥/٦، الرقم: ٣٦٣٧-٣٦٣٨، وأيضًا في السنن الكبرى، ١٠٥/٤، الرقم: ٦٤٦٤- ٦٤٦٥، وابن ماجه في السنن،كتاب الأحكام، باب أداء الدين عن الميت، ٨١٣/٢، الرقم: ٢٤٣٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣١٣/٣، الرقم: ١٤٣٩٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣١٤/٦، الرقم: ٣١٧١٠، وأبو يعلى في المسند، ٤٣١/٣، الرقم: ١٩٢١، والعسقلاني في فتح الباري، ٥٩٣/٦، والعيني في عمدة القاري، ٢٤٦/١١،الرقم: ٧٢١٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢١٨/٤٣۔

النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَفْعَلُوا، فَقَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: اذْهَبْ فَصَنِّفْ تَمْرَکَ أَصْنَافًا الْعَجْوَةَ عَلٰی حِدَةٍ وَعَذْقَ زَيْدٍ عَلٰی حِدَةٍ، ثُمَّ أَرْسِلْ إِلَيَّ، فَفَعَلْتُ ثُمَّ أَرْسَلْتُ إِلَی النَّبِيِّ ﷺ، فَجَاءَ فَجَلَسَ عَلٰی أَعْلَاهُ أَوْ فِي وَسَطِهِ، ثُمَّ قَالَ: کِلْ لِلْقَوْمِ، فَکِلْتُهُمْ حَتّٰی أَوْفَيْتُهُمُ الَّذِي لَهُمْ وَبَقِيَ تَمْرِي کَأَنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ شَيئٌ.

وفي رواية عنه: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: فَمَا زَالَ يَکِيْلُ لَهُمْ حَتّٰی أَدَّاهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ان کے والد) حضرت عبد اللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ وفات پا گئے اور ان کے اوپر قرض تھا۔ (وہ بیان کرتے ہیں کہ) میں نے قرض خواہوں کے (بے پناہ) اصرار پر حضور نبی اکرم ﷺ سے مدد چاہی تاکہ لوگ اپنے قرض سے کچھ کم کر دیں۔ آپ ﷺ نے انہیں بلایا لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: جاؤ اور تمام اقسام کی کھجوریں الگ الگ رکھنا یعنی عجوہ ایک طرف اور غدق ایک طرف۔ پھر میرے لیے پیغام بھیج دینا۔ میں نے ایسا ہی کر کے حضور نبی اکرم ﷺ کے لیے پیغام بھیج دیا۔ آپ ﷺ ان کے اوپر یا درمیان میں بیٹھ گئے، پھر مجھے فرمایا: لوگوں کو تول کر دیتے جاؤ۔ میں اُنہیں تول کر دیتا گیا یہاں تک کہ سب کا قرض ادا کر دیا اور میری تمام کھجوریں بچ رہیں گویا ایک بھی کم نہ ہوئی۔ ایک روایت میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے روایت بیان کی کہ وہ ناپتے رہے (اور لوگوں کو دیتے رہے) یہاں تک کہ سب کے قرض کی ادائیگی کر دی (اور تمام کھجوریں ویسی کی ویسی رہیں)۔‘‘

اِسے امام بخاری، ابو داود، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

١٥. عن يَزِيْدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ رضي الله عنه فَقُلْتُ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ، مَا هٰذِهِ الضَّرْبَةُ؟ فَقَالَ: هٰذِهِ ضَرْبَةٌ أَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ، فَقَالَ النَّاسُ: أُصِيْبَ سَلَمَةُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَنَفَثَ فِيهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت یزید بن ابو عبید بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی پر زخم کا ایک نشان دیکھا تو اُن سے دریافت کیا: اے ابومسلم! یہ نشان کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ زخم مجھے غزوۂ خیبر میں آیا تھا۔ لوگ تو یہی کہنے لگے تھے کہ سلمہ کا آخری وقت آن پہنچا ہے لیکن میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوگیا۔ آپ ﷺ نے اس پر تین مرتبہ دم فرمایا تو مجھے اب تک کبھی کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔‘‘

اسے امام بخاری، ابو داود اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ أَدْعُوْ أُمِّي إِلَى الْإِسْلَامِ وَهِيَ

١٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب غزوة خيبر، ١٥٤١/٤، الرقم: ٣٩٦٩، وأبو داود في السنن، كتاب الطب، باب كيف الرقي، ١٢/٤، الرقم: ٣٨٩٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٨/٤، الرقم: ١٦٥٦٢، وابن حبان في الصحيح، ٤٣٩/١٤، الرقم: ٦٥١٠، والروياني في المسند، ٢٤٨/٢، الرقم: ١١٣٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٩٤/٢٢-٩٥.

١٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل أبي هريرة الدوسي رضي الله عنه، ١٩٣٨/٤، الرقم: ٢٤٩١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣١٩/٢، الرقم: ٨٢٤٢، وابن حبان في الصحيح، ١٠٧/١٦، الرقم: ٧١٥٤، والحاكم في المستدرك، ٦٧٧/٢، الرقم: —

مُشْرِكَةٌ، فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا فَأَسْمَعَتْنِي فِي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَا أَكْرَهُ، فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي كُنْتُ أَدْعُوْ أُمِّي إِلَى الْإِسْلَامِ فَتَأْبٰى عَلَيَّ فَدَعَوْتُهَا الْيَوْمَ، فَأَسْمَعَتْنِي فِيْكَ مَا أَكْرَهُ فَادْعُ اللهَ أَنْ يَهْدِيَ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ اهْدِ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ. فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ نَبِيِّ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا جِئْتُ فَصِرْتُ إِلَى الْبَابِ فَإِذَا هُوَ مُجَافٌ، فَسَمِعَتْ أُمِّي خَشْفَ قَدَمَيَّ، فَقَالَتْ: مَكَانَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَاءِ، قَالَ: فَاغْتَسَلَتْ وَلَبِسَتْ دِرْعَهَا وَعَجِلَتْ عَنْ خِمَارِهَا، فَفَتَحَتِ الْبَابَ، ثُمَّ قَالَتْ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ. قَالَ: فَرَجَعْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ وَأَنَا أَبْكِي مِنَ الْفَرَحِ، قَالَ: قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَبْشِرْ قَدِ اسْتَجَابَ اللهُ دَعْوَتَكَ وَهَدٰى أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ. فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ خَيْرًا. قَالَ: قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللهِ، اُدْعُ اللهَ أَنْ يُحَبِّبَنِي أَنَا وَأُمِّي إِلٰى عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَيُحَبِّبَهُمْ إِلَيْنَا. قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ، حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا يَعْنِي أَبَا هُرَيْرَةَ وَأُمَّهُ إِلٰى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَحَبِّبْ

.... ٤٢٤٠، وقال: هذا حديث صحيح الإسناد، والبغوى في شرح السنة، ٣٠٦/١٣، الرقم: ٣٧٢٦، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، كتاب الفضائل، ٢٩٧/٣، الرقم: ٥٧٩٥، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣٢٨/٤، والأصبهاني في دلائل النبوة، ٨٥/١، الرقم: ٧٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٢٥/٦٧۔

إِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِيْنَ فَمَا خُلِقَ مُؤْمِنٌ يَسْمَعُ بِي وَلَا يَرَانِي إِلَّا أَحَبَّنِي.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ محترمہ مشرکہ تھیں، میں ان کو اسلام کی دعوت دیتا تھا، ایک دن میں نے انہیں دعوت دی تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے متعلق ایسی بات کہی جو مجھے ناگوار گزری، میں روتا ہوا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اپنی ماں کو اسلام کی دعوت دیتا تھا لیکن وہ انکار کرتی تھی، آج میں نے اسے دعوتِ اسلام دی تو اس نے آپ کے متعلق ایسا کلمہ کہا جو مجھے ناگوار گزرا، آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ابوہریرہ کی والدہ کو ہدایت عطا فرمائے، رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت عطا فرما۔'' میں رسول اللہ ﷺ کی دعا لے کر خوشی سے (گھر کی طرف) روانہ ہوا، جب میں گھر کے دروازہ پر پہنچا تو دروازہ بند تھا، ماں نے میرے قدموں کی آہٹ سن لی، اس نے کہا: اے ابوہریرہ! اپنی جگہ ٹھہرو، پھر میں نے پانی گرنے کی آواز سنی، میری ماں نے غسل کیا اور قمیص پہنی اور جلدی میں بغیر دوپٹہ کے باہر آئیں، پھر دروازہ کھولا اور کہا: اے ابوہریرہ میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد مصطفیٰ ﷺ، اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے (سچے) رسول ہیں۔ (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ) پھر میں خوشی کے آنسو لے کر آپ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مبارک ہو، اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمالی اور ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت عطا فرما دی، آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اور کلمہ خیر ارشاد فرمایا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اللہ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری اور میری ماں کی محبت اپنے مومن بندوں کے دلوں میں ڈال دے، اور ہمارے دلوں میں مومنوں کی محبت ڈال دے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اپنے اس بندے (ابوہریرہ) اور اس کی ماں کی محبت اپنے مومن بندوں کے دلوں

میں پیدا کردے، اور مومنوں کی محبت ان کے دل میں ڈال دے، پھر ایسا کوئی مسلمان پیدا نہیں ہوا جو میرا ذکر سن کر یا مجھے دیکھ کر مجھ سے محبت نہ کرے۔‘‘

اسے امام مسلم، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

١٧. عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ رضی الله عنه قَالَ: كُنْتُ أَبِيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوْئِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ لِي: سَلْ، فَقُلْتُ: أَسْأَلُکَ مُرَافَقَتَکَ فِي الْجَنَّةِ. قَالَ: أَوْ غَيْرَ ذَالِکَ؟ قُلْتُ: هُوَ ذَاکَ، قَالَ: فَأَعِنِّي عَلٰی نَفْسِکَ بِکَثْرَةِ السُّجُوْدِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رات کو حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں رہا کرتا تھا اور آپ ﷺ کے استنجاء اور وضو کے لیے پانی لاتا۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: ’’(اے ربیعہ!) مانگو کیا مانگتے ہو۔‘‘ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں آپ سے جنت میں آپ کی رفاقت مانگتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے علاوہ ’’اور کچھ‘‘؟ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) مجھے یہی کافی ہے۔

١٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب فضل السجود والحث عليه، ١/٣٥٣، الرقم: ٤٨٩، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب وقت قيام النبي ﷺ من الليل، ٢/٣٥، الرقم: ١٣٢٠، والنسائي في السنن، كتاب التطبيق، باب فضل السجود، ٢/٢٢٧، الرقم: ١١٣٨، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٢٤٢، الرقم: ٧٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٥٩، الرقم: ١٦٦٢٨، والبغوي في شرح السنة، ٣/١٤٩، الرقم: ٦٥٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٥/٥٦، الرقم: ٤٥٧٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٨٦، الرقم: ٤٣٤٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٥٢، الرقم: ٥٦٤۔

آپ ﷺ نے فرمایا: (جنت تو عطا کر دی) اب تم کثرتِ سجود سے اپنے معاملے میں میری مدد کرو۔‘‘ اِسے امام مسلم، ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

١٨. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ﷺ قَالَ: كَانَ شَابٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ وَيُخِفُّ فِي حَوَائِجِهِ، فَقَالَ: سَلْنِي حَاجَةً فَقَالَ: اُدْعُ اللهَ تَعَالٰى لِي بِالْجَنَّةِ؟ قَالَ: فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَتَنَفَّسَ وَقَالَ: نَعَمْ، وَلٰكِنْ أَعِنِّي بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

وفي رواية لابن المبارک: عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أُدْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِکَ، قَالَ: أَعِنِّي بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ.

’’حضرت جابر بن سمرہ ﷺ سے مروی ہے کہ ایک نوجوان حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں رہا کرتا تھا لیکن اپنی ذاتی ضروریات بیان نہ کرتا۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ سے (جو چاہو) مانگو۔ تو اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں میرے لیے جنت کی دعا فرما دیں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے سر انور اوپر اٹھایا، سانس لیا اور فرمایا: ٹھیک ہے لیکن کثرت سجود کے ساتھ میری مدد کرو۔‘‘ اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢/٢٤٥، الرقم: ٢٠٢٩، وأيضًا في المعجم الأوسط، ٣/٦٣، الرقم: ٢٤٨٨، وابن المبارك في الزهد/٤٥٥، الرقم: ١٢٨٧، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة، ١/٣٢٩، الرقم: ٣١٩، والعسقلاني في الإصابة، ٦/١٢٥، وقال: رواه البزار۔

’’اور ابن مبارک کی ایک روایت میں حضرت فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے (بھی) آپ کی شفاعت کے مستحقین میں سے بنا دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (تم بھی میری شفاعت کے اہل لوگوں میں سے ہو جاؤ گے) مگر تم کثرت سجود کے ساتھ میری مدد کرو۔‘‘

١٩. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رضی الله عنه أَنَّ رَجُلًا ضَرِيْرَ الْبَصَرِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: اُدْعُ اللهَ لِي أَنْ يُعَافِيَنِي. فَقَالَ: إِنْ شِئْتَ أَخَّرْتُ لَکَ وَهُوَ خَيْرٌ. وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ. فَقَالَ: اُدْعُهُ. فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ

١٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب في دعاء الضعيف، ٥/٥٦٩، الرقم: ٣٥٧٨، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في صلاة الحاجة، ١/٤٤١، الرقم: ١٣٨٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٣٨، الرقم: ١٧٢٧٩-١٧٢٨٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٦٨، الرقم: ١٠٤٩٤،١٠٤٩٥، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/٢٢٥، الرقم: ١٢١٩، والحاكم في المستدرك، ١/٤٥٨، ٧٠٠، ٧٠٧، الرقم: ١١٨٠، ١٩٠٩، ١٩٢٩، والطبراني في المعجم الصغير، ١/٣٠٦، الرقم: ٥٠٨، وأيضًا في المعجم الكبير، ٩/٣٠، الرقم: ٨٣١١، والبخاري في التاريخ الكبير، ٦/٢٠٩، الرقم: ٢١٩٢، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٤٧، الرقم: ٣٧٩، والبيهقي في دلائل النبوة، ٦/١٦٦، والفسوي في المعرفة والتاريخ، ٣/٢٩٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٧٢، الرقم: ١٠١٨، وابن تيمية في مجموع الفتاوى، ١/٧٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٢٧٩۔

وُضُوءَهُ وَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ. وَيَدْعُوَ بِهٰذَا الدُّعَاءِ: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْکَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِکَ إِلٰى رَبِّي فِي حَاجَتِي هٰذِهٖ لِتُقْضٰى، اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ﴾.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ أَبُوْ إِسْحَاقَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْأَلْبَانِيُّ: صَحِيْحٌ.

وفي رواية لأحمد: قَالَ: فَفَعَلَ الرَّجُلُ فَبَرَأَ.

وفي رواية: قَالَ عُثْمَانُ: فَوَاللهِ مَا تَفَرَّقْنَا وَلَا طَالَ بِنَا الْحَدِيْثُ حَتّٰى دَخَلَ الرَّجُلُ وَکَأَنَّهُ لَمْ يَکُنْ بِهٖ ضَرٌّ قَطُّ. رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ.

وذکر العلامة ابن تيمية: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ ﷺ أَنَّ رَجُلًا أَعْمٰى أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي أُصِبْتُ فِي بَصَرِي فَادْعُ اللهَ لِي قَالَ: اِذْهَبْ فَتَوَضَّأْ وَصَلِّ رَکْعَتَيْنِ، ثُمَّ قُلْ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي سَائِلُکَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْکَ بِنَبِيِّ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ، أَسْتَشْفِعُ بِکَ عَلٰى رَبِّي فِي رَدِّ بَصَرِي، اَللّٰهُمَّ، فَشَفِّعْنِي فِي نَفْسِي وَشَفِّعْ نَبِيِّ فِي رَدِّ بَصَرِي، وَإِنْ کَانَتْ حَاجَةٌ فَافْعَلْ مِثْلَ ذَالِکَ، فَرَدَّ اللهُ عَلَيْهِ بَصَرَهُ.

’’حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے صحیح کر دے (یعنی میری بینائی لوٹ آئے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو چاہے تو تیرے لیے دعا کو مؤخر کر دوں جو تیرے لیے بہتر ہے اور اگر تو چاہے تو تیرے لیے (ابھی) دعا کر دوں۔ اس نے عرض کیا: (آقا) دعا فرما دیں۔ آپ ﷺ نے اسے اچھی طرح وضو کرنے اور دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم دیا اور فرمایا: پھر یہ دعا کرو: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْکَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِکَ إِلٰی رَبِّي فِي حَاجَتِي هٰذِهِ لِتُقْضٰی. اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ﴾ ’’اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے نبی رحمت محمد مصطفیٰ ﷺ کے وسیلہ سے، یا محمد! میں آپ کے وسیلہ سے اپنے ربّ کی بارگاہ میں اپنی حاجت پیش کرتا ہوں تاکہ پوری ہو۔ اے اللہ! میرے حق میں سرکارِ دوعالم ﷺ کی شفاعت قبول فرما۔‘‘

اسے امام ترمذی، نسائی، ابن ماجہ نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور اَحمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔ اور امام ہیثمی نے بھی فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔ البانی نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے۔

’’اور امام اَحمد کی ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ تب اس شخص نے فوراً ہی وہ عمل کیا اور اسی وقت صحت یاب ہوگیا۔‘‘

’’اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پس خدا کی قسم! ابھی ہم وہاں سے اٹھے بھی نہ تھے اور نہ ہی اس بات کو کچھ دیر گزری تھی کہ وہ آدمی اِس حال میں آیا کہ جیسے اُسے کبھی کوئی تکلیف ہی نہ تھی۔‘‘

اسے امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث

امام بخاری کی شرائط پر صحیح ہے۔

’’علامہ ابن تیمیہ نے بیان کیا کہ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک نابینا صحابی نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میری بصارت جواب دے گئی ہے۔ آپ میرے حق میں دعا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ وضو کرو، پھر دو رکعت نماز پڑھو اور پھر یوں کہو: ﴿ اَللّٰهُمَّ، إِنِّي سَائِلُکَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْکَ بِنَبِيِّ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ، أَسْتَشْفِعُ بِکَ عَلٰی رَبِّي فِي رَدِّ بَصَرِي، اَللّٰهُمَّ، فَشَفِّعْنِي فِي نَفْسِي وَشَفِّعْ نَبِيِّ فِي رَدِّ بَصَرِي ﴾ ’’اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور محمد مصطفیٰ ﷺ جو کہ تیرے رحیم نبی ہیں ان کے توسّل سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ یا محمد! میں آپ کے توسّل سے اپنے ربّ کی بارگاہ میں اپنی بینائی کی شفایابی کا سوال کرتا ہوں۔ یااللہ! مجھے شفاء عطا فرما اور اپنے نبی ﷺ کی شفاعت میرے بینائی کے لوٹانے میں قبول فرما۔‘‘ حضور ﷺ نے فرمایا: اگر تجھے پھر بھی آرام نہ آئے تو دوبارہ ایسا کرنا، تو اللہ نے اسے بینائی عطا فرما دی۔‘‘

٢٠. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ عَمِّهِ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا کَانَ يَخْتَلِفُ إِلٰی عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ فِي حَاجَةٍ،

٢٠: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٩/ ٣٠، الرقم: ٨٣١١، وأيضًا في المعجم الصغير، ١/ ١٨٣، الرقم: ٥٠٨، وأيضًا في الدعاء/ ٣٢٠، الرقم: ١٠٥٠، والبيهقي في دلائل النبوة، ٦/ ١٦٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/ ٢٧٤، ٢٣، الرقم: ١٠١٨، وقال: والحديث صحيح، والسبكي في شفاء السقام/ ١٢٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/ ٢٧٩، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/ ٢٠١۔

فَكَانَ عُثْمَانُ لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهِ، وَلَا يَنْظُرُ فِي حَاجَتِهٖ، فَلَقِيَ بْنَ حُنَيْفٍ، فَشَكٰى ذَالِکَ إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهٗ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ: ائْتِ الْمِيْضَأَةَ فَتَوَضَّأْ، ثُمَّ ائْتِ الْمَسْجِدَ، فَصَلِّ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قُلْ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْکَ بِنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ ﷺ، يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي أَتَوَجَّهُ بِکَ إِلٰى رَبِّي، فَتَقْضِي لِي حَاجَتِي، وَتَذَكَّرْ حَاجَتَکَ، وَرُحْ حَتّٰى أَرُوْحَ مَعَکَ، فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ فَصَنَعَ مَا قَالَ لَهٗ، ثُمَّ أَتٰى بَابَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضی الله عنه، فَجَاءَ الْبَوَّابُ حَتّٰى أَخَذَ بِيَدِهٖ، فَأَدْخَلَهٗ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی الله عنه، فَأَجْلَسَهٗ مَعَهٗ عَلَى الطُّنْفُسَةِ، فَقَالَ: حَاجَتُکَ، فَذَكَرَ حَاجَتَهٗ وَقَضَاهَا لَهٗ، ثُمَّ قَالَ لَهٗ: مَا ذَكَرْتَ حَاجَتَکَ، حَتّٰى كَانَ السَّاعَةَ وَقَالَ: مَا كَانَتْ لَکَ مِنْ حَاجَةٍ فَاذْكُرْهَا، ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهٖ، فَلَقِيَ عُثْمَانَ بْنَ حُنَيْفٍ، فَقَالَ لَهٗ: جَزَاکَ اللهُ خَيْرًا، مَاكَانَ يَنْظُرُ فِي حَاجَتِي، وَلَا يَلْتَفِتُ إِلَيَّ حَتّٰى كَلَّمْتَهٗ فِيَّ، فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ: وَاللهِ مَا كَلَّمْتُهٗ، وَلٰكِنِّي شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، وَأَتَاهُ ضَرِيْرٌ، فَشَكٰى إِلَيْهِ ذِهَابَ بَصَرِهٖ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: فَتَصْبِرُ. فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَيْسَ لِي قَائِدٌ وَقَدْ شَقَّ عَلَيَّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ائْتِ الْمِيْضَأَةَ، فَتَوَضَّأْ، ثُمَّ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ ادْعُ بِهٰذِهِ الدَّعَوَاتِ. قَالَ ابْنُ حُنَيْفٍ: فَوَ اللهِ، مَا تَفَرَّقْنَا، وَطَالَ بِنَا الْحَدِيْثُ، حَتّٰى دَخَلَ عَلَيْنَا الرَّجُلُ كَأَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ بِهٖ ضَرٌّ قَطُّ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: وَالْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابواُمامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہم اپنے چچا حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس کسی ضرورت سے آتا جاتا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس کی طرف متوجہ نہ ہوتے تھے اور اس کی ضرورت پر غور نہ فرماتے تھے۔ وہ شخص حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے اس بات کا گلہ کیا۔ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: لوٹا لاؤ اور وضو کرو، اس کے بعد مسجد میں آ کر دو رکعت نماز پڑھو، پھر (یہ دعا) پڑھو: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْکَ بِنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ ﷺ، يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي أَتَوَجَّهُ بِکَ إِلٰی رَبِّي، فَتَقْضِي لِي حَاجَتِي﴾ ’’اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف اپنے نبی محمد مصطفیٰ ﷺ نبی رحمت کے وسیلے سے متوجہ ہوتا ہوں، یا محمد! میں آپ کے وسیلے سے اپنے ربّ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ وہ میری یہ حاجت پوری فرما دے۔‘‘ اور پھر اپنی حاجت کا تذکرہ کرو۔ اور (پھر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ) یہاں تک کہ میں بھی تمہارے ساتھ جاؤں۔ پس وہ آدمی گیا اور اس نے وہی کیا جو اسے کہا گیا تھا۔ پھر وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دروازے پر آیا تو دربان نے اس کا ہاتھ تھاما اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس لے گیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے پاس چٹائی پر بٹھایا اور پوچھا: تیری کیا حاجت ہے؟ اُس نے اپنی حاجت بیان کی تو اُنہوں نے اسے فوراً پورا کر دیا۔ پھر انہوں نے اس سے کہا: تو نے اپنی اس حاجت کا آج تک ذکر کیوں نہ کیا؟ آئندہ تمہاری جو بھی ضرورت ہو فوراً مجھ سے بیان کیا کرو۔ پھر وہ آدمی آپ رضی اللہ عنہ کے پاس سے چلا گیا اور حضرت عثمان بن حنیف سے ملا اور ان سے کہا: اللہ آپ کو بہتر جزا دے، جب تک آپ نے اُن سے میرے متعلق بات نہیں کی اُنہوں نے میرے کام پر غور نہیں فرمایا اور نہ ہی میری طرف متوجہ ہوئے۔ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا! یہ میں نے اُنہیں نہیں کہا بلکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ ایک نابینا آدمی آپ ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور اپنی بینائی چلے جانے کا شکوہ کیا، تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: تو صبر کر۔ اس نے

عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا کوئی خادم نہیں اور مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: لوٹا لیکر آؤ اور وضو کرو (اور پھر یہی دعا اسے سکھائی)، ابن حنیف رضی اللہ عنہ نے کہا: خدا کی قسم! ہم لوگ نہ تو ابھی وہاں سے اُٹھے تھے اور نہ ہی اس بات کو زیادہ دیر گذری تھی کہ وہ آدمی ہمارے پاس (اس حالت میں) آیا کہ گویا اسے کبھی کوئی تکلیف ہی نہ تھی۔‘‘

اِسے امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

٢١. عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ أُصِيبَتْ عَيْنُهُ يَوْمَ بَدْرٍ، فَسَالَتْ حَدَقَتُهُ عَلٰى وَجْنَتِهِ، فَأَرَادُوا أَنْ يَقْطَعُوْهَا، فَسَأَلُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: لَا، فَدَعَا بِهِ، فَغَمَزَ حَدَقَتَهُ بِرَاحَتِهِ، فَكَانَ لَا يَدْرِی أَيُّ عَيْنَيْهِ أُصِيبَتْ.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى وَالطَّبَرَانِيُّ.

٢١: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٣/١٢٠، الرقم: ١٥٤٩، وأيضًا في المفاريد/٦٣، الرقم: ٦١، والحاكم في المستدرك، ٣/٣٣٤، الرقم: ٥٢٨١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٤٠٠، الرقم: ٣٢٣٦٤، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩/٨، الرقم: ١٢، وأبو عوانة في المسند، ٤/٣٤٨، الرقم: ٦٩٢٩، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/١٨٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٩/٢٧٩-٢٨٢، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/٣٣٣، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ٧/٤٣٠، الرقم: ٨١٤، وأيضًا في الإصابة، ٤/٢٠٨، الرقم: ٤٨٨٨، وابن قانع في معجم الصحابة، ٢/٣٦١، وابن كثير في البداية والنهاية، ٣/٢٩١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٩٧، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ١/٤٦٤۔

وفي رواية: **فَرَدَّهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِيَدِهٖ فَاسْتَوَتْ وَرَجَعَتْ وَكَانَتْ أَقْوٰى عَيْنَيْهِ وَأَصَحَّهُمَا بَعْدَ أَنْ كَبُرَ**. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وفي رواية: **عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ ﷺ أَنَّهٗ أُصِيْبَتْ عَيْنُهٗ يَوْمَ أُحُدٍ فَوَقَعَتْ عَلٰى وَجْنَتِهٖ، فَرَدَّهَا النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهٖ فَكَانَتْ أَصَحَّ عَيْنَيْهِ وَأَحَدُّهُمَا**. وفي رواية: **فَكَانَتْ أَحْسَنُ عَيْنَيْهِ وَأَحَدُّهُمَا**. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

’’حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ بدر کے دن (تیر لگنے سے) اُن کی ایک آنکھ ضائع ہوگئی اور آنکھ کی سیاہی چہرے پر بہہ گئی۔ دیگر صحابہ نے اسے کاٹ دینا چاہا۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے منع فرما دیا۔ پھر آپ ﷺ نے دعا فرما کر آنکھ کو دوبارہ اس کے مقام پر رکھ دیا۔ سو حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ اس طرح ٹھیک ہوگئی کہ معلوم بھی نہ ہوتا تھا کہ کون سی آنکھ خراب ہے۔‘‘ اِسے امام ابویعلی اور ابوعوانہ نے روایت کیا ہے۔

’’اور ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے اپنے ہاتھ سے واپس (اپنی جگہ پر) لوٹا دیا اور اسے اس کی (اصل) جگہ برابر کر دیا اور ان کی یہ آنکھ بڑھاپے میں بھی دوسری آنکھ سے (بینائی اور خوب صورتی میں) قوی تر اور صحیح تر تھی۔‘‘

اسے امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

’’اور ایک روایت میں حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنگ اُحد کے روز اُن کی ایک آنکھ میں کوئی چیز لگی اور ان کی آنکھ (کا ڈھیلا نکل کر) ان کے رخسار پر گر پڑا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے اسے لوٹا دیا تو یہ آنکھ ان کی دوسری آنکھ سے زیادہ بہتر اور تیز تھی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ یہ آنکھ ان کی دوسری آنکھ سے بھی حسین تر اور زیادہ بصارت رکھنے والی تھی۔‘‘

اِسے امام ابن عسا کر نے روایت کیا ہے۔

٢٢. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رضی الله عنه عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَبِكَفِّي سَلْعَةٌ، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، هٰذِهِ السَّلْعَةُ قَدْ أَذَتْنِي تَحُوْلُ بَيْنِي وَبَيْنَ قَائِمَةِ السَّيْفِ أَنْ أَقْبِضَ عَلَيْهِ وَعَنْ عِنَانِ الدَّآبَّةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اُدْنُ مِنِّي. فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقَالَ: افْتَحَ يَدَکَ. فَفَتَحْتُهَا، ثُمَّ قَالَ: اِقْبِضْهَا فَقَبَضْتُهَا قَالَ: اُدْنُ مِنِي. فَدَنَوْتُ مِنْهُ قَالَ: افْتَحْهَا فَفَتَحْتُهَا فَنَفَثَ فِي كَفِّي. ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى السَّلْعَةِ. فَمَا زَالَ يَطْحَنُهَا بِكَفِّهِ حَتّٰى رَفَعَ عَنْهَا وَمَا أَرَى أَثَرَهَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت عبد الرحمٰن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اس حال میں حاضر ہوا کہ میرے ہاتھ پر ایک پھوڑا تھا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس پھوڑے نے مجھے بہت تکلیف دی ہے اور اس کی وجہ سے میں تلوار کا دستہ بھی مضبوطی سے پکڑنے اور سواری کے جانور کو قابو کرنے سے معذور ہوں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے قریب آؤ۔ پس میں آپ ﷺ کے قریب ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنا ہاتھ کھولو میں نے اپنا ہاتھ کھولا تو آپ ﷺ نے

٢٢: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٧/٣٠٦، الرقم: ٧٢١٥، والبخاري في التاريخ الكبير، ٤/٢٥٠، الرقم: ٢٦٩٤، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٢/٦٩٧، الرقم: ١١٦٣، والعسقلاني في الإصابة، ٣/٣٣١، الرقم: ٣٨٧٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٩٨۔

فرمایا: مٹھی بند کرو۔ پھر میں نے اسے بند کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے قریب آؤ، پس میں آپ ﷺ کے اور قریب ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے کھولو، میں نے کھولا تو آپ ﷺ نے میرے ہاتھ پر پھونک ماری پھر آپ ﷺ نے اس پھوڑے پر اپنا دستِ اقدس رکھا اور اسے مسلسل دباتے رہے یہاں تک کہ جب آپ ﷺ نے اپنا دست اقدس ہٹایا تو اس پھوڑے کا نام ونشان تک باقی نہ تھا۔‘‘

اسے امام طبرانی اور بخاری نے ’’التاریخ الکبیر‘‘ میں روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٢٣. عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ رضي الله عنه قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَبَايَعْتُهُ فَبَلَغَنِي أَنَّهُ يُرِيْدُ أَنْ يُرْسِلَ جَيْشًا إِلٰى قَوْمِي فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، رُدَّ الْجَيْشَ فَأَنَا لَکَ بِإِسْلَامِهِمْ وَطَاعَتِهِمْ قَالَ: افْعَلْ فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ فَأَتٰى وَفْدٌ مِنْهُمُ النَّبِيَّ ﷺ بِإِسْلَامِهِمْ وَطَاعَتِهِمْ...... إلى أَنْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَدُلَّنِي عَلٰى رَجُلٍ أُوَلِّيهِ فَدَلَلْتُهُ عَلٰى رَجُلٍ مِنَ الْوَفْدِ فَوَلَّاهُ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ لَنَا بِئْرًا إِذَا كَانَ الشِّتَاءُ وَسِعْنَا مَاؤُهَا فَاجْتَمَعْنَا عَلَيْهِ وَإِذَا كَانَ الصَّيْفُ قَلَّ وَتَفَرَّقْنَا عَلٰى مِيَاهٍ حَوْلَنَا، وَإِنَّا لَا نَسْتَطِيْعُ الْيَوْمَ أَنْ نَتَفَرَّقَ. كُلُّ مَنْ حَوْلَنَا عَدُوٌّ، فَادْعُ اللهَ يَسَعْنَا مَاؤُهَا، فَدَعَا بِسَبْعِ

٢٣: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٥/٢٦٢، الرقم: ٥٢٨٥، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١/٣٣، الرقم: ٧، والفريابي في دلائل النبوة، ١/٧٢، الرقم: ٣٨، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٤/٣٤٦، والحارث في المسند، ٢/٦٢٦، الرقم: ٥٩٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٥/٢٠٤، والمزي في تهذيب الكمال، ٩/٤٤٨۔

حَصَيَاتٍ فَنَقَدَهُنَّ فِي كَفِّهٖ، ثُمَّ قَالَ: إِذَنِ اسْتَمُوْهَا فَأَلْقُوْا وَاحِدَةً وَاحِدَةً، وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ فَمَا اسْتَطَاعُوْا أَنْ يَنْظُرُوْا إِلٰى قَعْرِهَا بَعْدُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْأَصْبَهَانِيُّ وَالْفِرْيَابِيُّ.

’’صحابیٔ رسول حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے اسلام پر آپ ﷺ کے دستِ اقدس پر بیعت کی۔ اس کے بعد وہ طویل حدیث بیان کر کے فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارا ایک کنواں ہے، جب سردیوں کا موسم ہو تو اس کا پانی ہمارے لیے کافی ہوتا ہے اور وہ ہماری ضروریات پوری کرتا ہے لیکن جب گرمی آتی ہے تو اس کا پانی کم ہو جاتا ہے اور ہمیں پانی پینے کے لیے اردگرد (کے قبائل میں) جانا پڑتا ہے جبکہ ہم مسلمان ہو چکے ہیں اور ہمارے اردگرد (کے قبیلے) سب ہمارے دشمن ہیں، آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے کنویں کا پانی بڑھا دے تاکہ ہم اس کو جمع کر لیں اور ہمیں پانی پینے کے لیے ادھر ادھر نہ جانا پڑے۔ تو آپ ﷺ نے سات کنکریاں منگوائیں اور انہیں اپنے ہاتھ میں گھمایا اور پھر دعا فرمائی اور پھر فرمایا: ان کنکریوں کو لے جاؤ اور جب تم اپنے کنویں پر پہنچو تو ایک ایک کر کے ان کنکریوں کو اس میں ڈالتے جانا اور اس پر اللہ عزوجل کا نام لینا۔ حضرت حارث صدائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ایسا ہی کیا جیسا کہ آپ ﷺ نے ہمیں حکم دیا تھا تو اس کے بعد (ہمارے کنویں کا پانی اتنا بڑھ گیا کہ) ہم اس کی تہہ کو کبھی نہ دیکھ سکے۔‘‘

اِسے امام طبرانی، اصبہانی اور فریابی نے روایت کیا ہے۔

٢٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي زَوَّجْتُ ابْنَتِي وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ تُعِيْنَنِي بِشَيءٍ قَالَ: مَا عِنْدِي شَيءٌ وَلٰكِنْ إِذَا كَانَ غَدًا فَائْتِنِي بِقَارُوْرَةٍ وَاسِعَةِ الرَّأْسِ وَعُوْدِ شَجَرَةٍ، وَأَيَةٌ بَيْنِي وَبَيْنَكَ أَنْ تَدُقَّ نَاحِيَةَ الْبَابِ. قَالَ: فَلَمَّا كَانَ فِي الْغَدِّ أَتَاهُ بِقَارُوْرَةٍ وَاسِعَةِ الرَّأْسِ، وَعُوْدِ شَجَرَةٍ، فَيَجْعَلُ النَّبِيُّ ﷺ يَسْلِتُ الْعَرَقَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ حَتّٰى امْتَـلأَتِ الْقَارُوْرَةَ. فَقَالَ: خُذْهَا وَأْمُرْ ابْنَتَكَ أَنْ تَغْمِسَ هٰذَا الْعُوْدَ فِي الْقَارُوْرَةِ وَتَطَيَّبُ بِهٖ. قَالَ: فَكَانَتْ إِذَا تَطَيَّبَتْ شَمَّ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ رَائِحَةَ ذَالِكَ الطِّيْبِ، فَسُمَّوْا بَيْتَ الْمُطَيِّبِيْنَ. رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْأَصْبَهَانِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میری بیٹی کی شادی ہے اور میری یہ خواہش ہے کہ آپ میری مدد فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تو میرے پاس کچھ نہیں لیکن تم کل ایک کھلے منہ والی شیشی اور ایک لکڑی لے کر آنا اور میرے لیے تمہاری پہچان یہ

٢٤: أخرجه أبو يعلى في المسند، ١/١١٧، الرقم: ١١٨، وأيضًا، ١١/١٨٦، الرقم: ٦٢٩٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/١٩٠، الرقم: ٢٨٩٥، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١/٥٩، الرقم: ٤١، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٦/٢٣، الرقم: ٣٠٥٥، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤/٤٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/٢٥٦، ٨/٢٨٣، والسيوطي في الجامع الصغير، ١/٤٤، والمناوي في فيض القدير، ٥/٨٠۔

ہوگی کہ تم دروازے پر دستک دینا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اگلے دن وہ کھلے منہ والی شیشی اور لکڑی لے کر آیا۔ آپ ﷺ نے لکڑی سے اپنے بازوؤں پر سے پسینہ اکٹھا کر کے اس شیشی میں ڈالنا شروع کر دیا یہاں تک کہ وہ شیشی بھر گئی۔ پھر آپ ﷺ نے اس شخص سے فرمایا: یہ لے جاؤ اور اپنی بیٹی سے جا کر کہو کہ اس لکڑی کو اس شیشی میں ڈبو کر نکالے اور پھر اپنے جسم پر اس لکڑی سے خوشبو لگا لے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب اس لڑکی نے وہ خوشبو لگائی تو پورا شہر مدینہ اس خوشبو سے مہک اٹھا اور اسی بناء پر ان کے گھر کا نام ''خوشبو والوں کا گھر'' پڑ گیا۔''

اسے امام ابو یعلی، طبرانی اور اصبہانی نے روایت کیا ہے۔

٢٥. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ شُجَّ النَّبِيُّ ﷺ فِي جَبْهَتِهِ فَأَتَاهُ مَالِكُ بْنُ سِنَانٍ رضی اللہ عنہ (وَهُوَ وَالِدُ أَبِي سَعِيْدٍ) فَمَسَحَ الدَّمَ عَنْ وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ أَزْدَرَدَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَّنْظُرَ إِلٰى مَنْ خَالَطَ دَمِي دَمَهُ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگِ اُحد کے دن حضور نبی اکرم ﷺ کے چہرۂ مبارک پر زخم آ گیا۔ آپ ﷺ کے پاس حضرت مالک بن سنان رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور حضور نبی اکرم ﷺ کے چہرۂ مبارک سے خون صاف کرنے لگے اور پھر

٢٥: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٦٥١، الرقم: ٦٣٩٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/٣٤، الرقم: ٥٤٣٠، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٤/١٢٤، الرقم: ٢٠٩٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/١١٤۔

اس خون مبارک کو (اپنے ہونٹوں سے چوس کر حلق کے اندر) نگل لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص پسند کرتا ہے کہ وہ اس شخص کو دیکھے جس کے خون کے ساتھ میرا خون مل چکا ہے تو وہ مالک بن سنان کو دیکھ لے۔‘‘

اِسے امام حاکم، طبرانی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

وفي رواية: **عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه أَنَّ أَبَاهُ مَالِكَ بْنُ سَنَانٍ رضی الله عنه لَمَّا أُصِيْبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي وَجْهِهِ يَوْمَ أُحُدٍ، مَصَّ دَمَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَازْدَرَدَهُ، فَقِيْلَ لَهُ: أَتَشْرَبُ الدَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَشْرَبُ دَمَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَالَطَ دَمِي بِدَمِهِ لَا تَمَسُّهُ النَّارُ.**

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.(۱)

’’ایک روایت میں حضرت ابو سعید خدری رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد حضرت مالک بن سنان رضی الله عنه غزوہ اُحد میں حضور نبی اکرم ﷺ کے (چہرۂ اقدس پر آنے والے) زخم مبارک کو (اپنی زبان سے) چاٹنے اور (اس میں سے بہنے والا خون) چوسنے لگے۔ جس سے زخم کی جگہ چمکنے لگی۔ اُن سے کہا گیا کہ کیا تم خون پی رہے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں میں حضور نبی اکرم ﷺ کا (پاک) خون پی رہا ہوں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کے خون سے میرا خون مل گیا اسے دوزخ کی آگ کبھی نہیں چھوئے گی۔‘‘ اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

(۱) أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۹/ ٤٧، الرقم: ۹۰۹۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/ ۲۷۰۔

٢٦. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَيُقَالُ: هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ؟ فَيُقَالُ: هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ: هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب لوگوں کی ایک بڑی جماعت جہاد کرے گی تو ان سے پوچھا جائے گا کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے جو حضور نبی اکرم ﷺ کی صحبت میں رہا ہو؟ پس وہ لوگ کہیں گے: ہاں، تو انہیں (ان صحابہ کرام کے توسل سے) فتح حاصل ہو جائے گی۔ پھر لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جب لوگوں کی ایک بڑی جماعت جہاد کرے گی تو ان سے پوچھا جائے گا کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی صحبت پائی ہو؟ وہ کہیں گے: ہاں، پھر اُنہیں (ان تابعین کے

٢٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل أصحاب النبي ﷺ، ٣/١٣٣٥، الرقم: ٣٤٤٩، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضل الصحابة ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم، ٤/١٩٦٢، الرقم: ٢٥٣٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٧، الرقم: ١٠٥٦، وابن حبان في الصحيح، ١١/٨٦، الرقم: ٤٧٦٨۔

توسل سے) فتح حاصل ہو جائے گی۔ پھر لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک کثیر جماعت جہاد کرے گی تو ان سے پوچھا جائے گا: کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی صحبت پانے والوں کی صحبت پائی ہو؟ تو وہ کہیں گے کہ ہاں! تو انہیں (تبع تابعین کے توسل سے) فتح دے دی جائے گی۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٧. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُبْعَثُ مِنْهُمُ الْبَعْثُ فَيَقُوْلُوْنَ: انْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ فِيكُمْ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَيُوْجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ، ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّانِيُّ فَيَقُوْلُوْنَ:هَلْ فِيهِمْ مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّالِثُ، فَيُقَالُ: انْظُرُوْا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ؟ ثُمَّ يَكُوْنُ الْبَعْثُ الرَّابِعُ فَيُقَالُ: انْظُرُوْا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ أَحَدًا رَأَى مَنْ رَأَى أَحَدًا رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَيُوْجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ يَعْلٰى.

''حضرت ابو سعید خدری ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں وہ ایک لشکر کو جنگ کے لیے روانہ کریں گے، لوگ کہیں گے کہ دیکھو ان میں حضور نبی اکرم ﷺ کا کوئی صحابی بھی ہے؟ پھر ایک شخص مل جائے گا اور اُنہیں اِس صحابی کے توسل سے فتح حاصل ہوجائے گی، پھر ایک دوسرا لشکر روانہ کیا جائے گا۔ لوگ کہیں گے: کیا ان میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے حضور ﷺ کے

٢٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضل الصحابة ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ، ٤/ ١٩٦٢، الرقم: ٢٥٣٢ ، وأبو يعلى في المسند، ٢/ ٢٦٣، الرقم: ٩٧٣۔

اصحاب کو دیکھا ہو؟ پھر اس تابعی کے توسل سے انہیں فتح حاصل ہو جائے گی، پھر ایک تیسرا لشکر روانہ کیا جائے گا اور یہ کہا جائے گا: دیکھو کیا ان میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے حضور ﷺ کے اصحاب کو دیکھنے والے کو دیکھا ہو (پھر اس تبع تابعی کے توسل سے انہیں فتح حاصل ہوگی)، پھر ایک چوتھا لشکر روانہ کیا جائے گا پھر کہا جائے گا دیکھو تم ان میں سے کوئی ایسا شخص دیکھتے ہو، جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کے دیکھنے والوں میں سے کسی ایک شخص کو دیکھا ہو؟ پھر ایک شخص مل جائے گا اور اس کے توسل سے انہیں فتح حاصل ہو جائے گی۔‘‘ اِسے امام مسلم اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

وفي رواية: عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ثُمَّ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَخْرُجُ الْجَيْشُ مِنْ جُيُوْشِهِمْ، فَيُقَالُ: هَلْ أَحَدٌ صَحِبَ مُحَمَّدًا ﷺ؟ فَتَسْتَنْصِرُوْنَ بِهِ فَتَنْتَصِرُوْا، ثُمَّ يُقَالُ: مَنْ صَحِبَ مُحَمَّدًا ﷺ؟ فَيُقَالُ: لَا، فَمَنْ صَحِبَ أَصْحَابَهُ؟ فَيُقَالُ: لَا، فَيُقَالُ: مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ أَصْحَابَهُ؟ فَلَوْ أُسْمِعُوْا بِهِ مِنْ وَرَاءِ الْبَحْرِ لَأَتَوْهُ.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى وَابْنُ حُمَيْدٍ.(۱)

’’ایک روایت میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ضرور بالضرور لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ان کے لشکروں میں سے ایک لشکر جہاد کے لیے نکلے گا تو کہا جائے گا: کیا (اس لشکر میں) حضور نبی اکرم ﷺ کا کوئی صحابی بھی ہے جس کے توسل سے تم نصرت طلب کرو تو فتح یاب ہو جاؤ؟

(۱) أخرجه أبو يعلى في المسند، ٤/١٣٢، الرقم: ٢١٧٢، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣١٣، الرقم: ١٠٢٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٨۔

پھر کہا جائے گا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا صحابی کون ہے؟ کہا جائے گا کہ کوئی نہیں۔ پھر کہا جائے گا: کیا کوئی تابعی ہے؟ کہا جائے گا کہ کوئی نہیں۔ پھر کہا جائے گا: کوئی تبع تابعی ہے؟ کہا جائے گا کہ کوئی نہیں ہے اور اگر وہ اس کے متعلق سمندر کے اس پار سے بھی سنتے تو ضرور اُس کے پاس آ جاتے۔'' اِسے امام ابویعلی اور ابن حمید نے روایت کیا ہے۔

٢٨. عَنْ أَنَسٍ ﷺ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ﷺ كَانَ إِذَا قُحِطُوْا اسْتَسْقٰى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضي الله عنهما، **فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْکَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِيْنَا، وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْکَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا، قَالَ: فَيُسْقَوْنَ.** رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت انس ﷺ سے مروی ہے کہ جب قحط پڑ جاتا تو حضرت عمر بن خطاب ﷺ، حضرت عباس بن عبد المطلب ﷺ کے وسیلہ سے بارش کی دعا کیا کرتے تھے اور (بارگاہِ الٰہی میں) یوں عرض کرتے: اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی مکرّم ﷺ کو اپنا

٢٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاستسقاء، باب سؤال الناس الإمام الاستسقاء إذا قحطوا، ١/ ٣٤٢، الرقم: ٩٦٤، وأيضًا في كتاب فضائل الصحابة، باب ذكر العباس بن عبد المطلب رضي الله عنهما، ٣/ ١٣٦٠، الرقم: ٣٥٠٧، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/ ٣٣٧، الرقم: ١٤٢١، وابن حبان في الصحيح، ٧/ ١١٠، الرقم: ٢٨٦١، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/ ٤٩، الرقم: ٢٤٣٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/ ٣٥٢، الرقم: ٦٢٢٠، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ١/ ٢٧٠، الرقم: ٣٥١، واللالكائي في كرامات الأولياء/ ١٣٥، الرقم: ٨٧، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٢/ ٨١٤، والطبرى في تاريخ الأمم والملوك، ٤/ ٤٣٣۔

وسیلہ بنایا کرتے تھے اور تُو ہم پر بارش برسا دیتا تھا۔ اب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی مکرم ﷺ کے چچا جان کو وسیلہ بناتے ہیں۔ پس ہم پر بارش برسا۔ راوی نے بیان کیا: پس ان پر بارش برسا دی جاتی۔‘‘

اسے امام بخاری، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٢٩. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما **أَنَّهٗ قَالَ: اسْتَسْقٰی عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ** رضی اللہ عنہ **عَامَ الرَّمَادَةِ بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ** رضي الله عنهما **فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، هٰذَا عَمُّ نَبِيِّکَ الْعَبَّاسُ، نَتَوَجَّهُ إِلَيْکَ بِهٖ، فَاسْقِنَا، فَمَا بَرِحُوْا حَتّٰی سَقَاهُمُ اللهُ قَالَ: فَخَطَبَ عُمَرُ** رضی اللہ عنہ **النَّاسَ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ** ﷺ **کَانَ يَرَی لِلْعَبَّاسِ مَا يَرَی الْوَلَدُ لِوَالِدِهٖ، يُعَظِّمُهٗ، وَيُفَخِّمُهٗ، وَيَبَرُّ قَسَمَهٗ، فَاقْتَدُوْا، أَيُّهَا النَّاسُ، بِرَسُوْلِ اللهِ** ﷺ **فِي عَمِّهِ الْعَبَّاسِ، وَاتَّخِذُوْهُ وَسِيْلَةً إِلَی اللهِ** عزوجل **فِيْمَا نَزَلَ بِکُمْ.** رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَالْخَلَّالُ وَاللَّالْکَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

٢٩: أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب معرفة الصحابة رضی اللہ عنہم، باب ذكر إسلام العباس رضی اللہ عنہ، ٣/٣٧٧، الرقم: ٥٤٣٨، وأبو بكر بن الخلال في السنة، ١/٩١، الرقم: ٢٧، واللالكائي في كرامات الأولياء/١٣٥، الرقم: ٨٧-٨٩، والطبراني في الدعاء/٣٠٠، ٦٠٧، الرقم: ٩٦٥، ٢٢١١، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٣/٩٨، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/٩٢، والعسقلاني في فتح الباري، ٢/٤٩٧، والسيوطي في الجامع الصغير، ١/٣٠٥، الرقم: ٥٥٩، والقسطلاني في المواهب اللدنية، ٤/٢٧٧، والسبكي في شفاء السقام/١٢٨، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٩/٣٤٨، والمناوي في فيض القدير، ٥/٢١٥۔

نے عام الرمادہ (یعنی قحط و ہلاکت کے سال) حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وسیلہ بنا کر بارش کے لیے یوں دعا مانگی: اے اللہ! یہ تیرے نبی کے چچا حضرت عباس ہیں، ہم اِن کے وسیلہ سے آپ کی بارگاہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں ہم پر بارش برسا، وہ یونہی دعا کرتے رہے حتی کہ اللہ تعالیٰ نے اُن پر بارش برسا دی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب فرمایا: اے لوگو! حضور نبی اکرم ﷺ، حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو ویسے ہی سمجھتے تھے جیسے بیٹا باپ کو سمجھتا ہے۔ آپ ﷺ ان کی تعظیم و توقیر کرتے اور ان کے وعدوں کو پورا کرتے تھے۔ اے لوگو! تم بھی حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ کی اقتداء کیا کرو اور انہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وسیلہ بناؤ تاکہ وہ تم پر (بارش) برسائے۔‘‘ اسے امام حاکم، خلال، لالکائی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وقال العسقلاني في ’’الفتح‘‘: أَنَّ الْعَبَّاسَ رضی اللہ عنہ لَمَّا اسْتَسْقٰی بِهٖ عُمَرُ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، إِنَّهٗ لَمْ يَنْزِلْ بَلَاءٌ إِلَّا بِذَنْبٍ وَلَمْ يُكْشَفْ إِلَّا بِتَوْبَةٍ، وَقَدْ تَوَجَّهَ الْقَوْمُ بِي إِلَيْکَ لِمَكَانِي مِنْ نَبِيِّکَ، وَهٰذِهٖ أَيْدِينَا إِلَيْکَ بِالذُّنُوْبِ، وَنَوَاصِيْنَا إِلَيْکَ بِالتَّوْبَةِ، فَاسْقِنَا الْغَيْثَ، فَأَرْخَتِ السَّمَاءُ مِثْلَ الْجِبَالِ حَتّٰی أَخْصَبَتِ الْأَرْضُ وَعَاشَ النَّاسُ.

وَأَخْرَجَ أَيْضًا مِنْ طَرِيْقِ دَاوُدَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: اسْتَسْقٰی عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ عَامَ الرَّمَادَةِ بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فذكر الحديث وفيه فَخَطَبَ النَّاسَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَرَی لِلْعَبَّاسِ مَا

يَرَى الْوَلَدُ لِلْوَالِدِ فَاقْتَدُوْا، أَيُّهَا النَّاسُ، بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي عَمِّهِ الْعَبَّاسِ، وَاتَّخِذُوْهُ وَسِيْلَةً إِلَى اللهِ ...... وَفِيْهِ، فَمَا بَرِحُوْا حَتّٰى سَقَاهُمُ اللهُ.(۱)

’’امام عسقلانی نے فتح الباری میں بیان کیا کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بارش کے لیے بارگاہ الٰہی میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو بطور وسیلہ پیش کیا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے یہ دعا کی: ’’اے اللہ! ہمارے گناہوں کی وجہ سے ہی بلائیں نازل ہوتی ہیں اور (تیری بارگاہ میں خلوصِ قلب سے) توبہ کرنے سے ہی ٹلتی ہیں۔ اس قوم نے تیرے نبی ﷺ کے ساتھ میرے تعلق کا وسیلہ اختیار کیا ہے اور ہمارے یہ گناہ گار ہاتھ تیری بارگاہ میں اُٹھے ہوئے ہیں اور ہماری پیشانیاں توبہ کے لیے (تیری بارگاہ میں) جھکی ہوئی ہیں۔ پس تو ہمیں بارش عطا فرما۔‘‘ (ان کی یہ دعا ابھی ختم نہیں ہوئی تھی کہ اُسی وقت) پہاڑوں کی طرح بادل اُمڈ آئے اور زمین خوب سرسبز و شاداب ہوگئی اور لوگوں کو ایک نئی زندگی مل گئی۔

اور امام عسقلانی نے ہی امام داود کے طریق سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے عطاء سے، انہوں نے حضرت زید بن اسلم سے اور انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے طریق سے روایت کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عام الرّمادہ (قحط والے سال) حضور نبی اکرم ﷺ کے چچا محترم حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے توسل سے بارش طلب کی، پھر آگے پوری حدیث ذکر کی جس میں ہے کہ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو ایسے ہی سمجھتے تھے، جیسے ایک بیٹا اپنے والد کو، پس اے

(۱) ذكره العسقلاني في فتح الباري، ٢/٤٩٧۔

لوگو! آپ ﷺ کے چچا کے حق میں، حضور نبی اکرم ﷺ کی اقتدا کرو اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کا وسیلہ پیش کرو۔ اسی حدیث میں یہ بھی ہے کہ لوگ اسی حالت میں تھے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بارش سے سیراب فرما دیا۔‘‘

وقال الشيخ تقي الدين السّبكي (٧٥٦ﻫ): وكذالك يجوز مثل هٰذا التوسّل بسائر الصّالحين، وهذا شيء لا يُنكِرُهُ مسلم، بل مَنْ يَدِيْنُ بملة من الملل.(١)

’’اور امام تقی الدین سبکی نے اس حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا: ’’اس طرح اس واقعہ سے تمام صالحین کرام سے توسل کا جواز ثابت ہوتا ہے اور یہ ایسی چیز ہے جس کا مسلمانوں نے انکار نہیں کیا بلکہ تمام مذاہب میں سے کسی بھی مذہب کے پیرو کاروں نے توسل کا انکار نہیں کیا۔‘‘

٣٠. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما فَخَدِرَتْ رِجْلُهُ فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، مَا لِرِجْلِکَ؟ قَالَ: اجْتَمَعَ عَصَبُهَا مِنْ هَاهُنَا. فَقُلْتُ: اُدْعُ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْکَ. فَقَالَ: يَا

(١) ذكره تقي الدين السبكي في شفاء السقام في زيارة خير الأنام/١٢٨۔

٣٠ـ٣٣: أخرجه البخاري في الأدب المفرد، باب ما يقول الرجل إذا خدرت رجله/٣٣٥، الرقم: ٩٦٤، وابن الجعد في المسند، ٣٦٩/١، الرقم: ٢٥٣٩، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١٥٤/٤، وابن السني في عمل اليوم والليلة/١٤١ـ١٤٢، الرقم: ١٦٨ـ١٧٠، ١٧٢، والقاضي عياض في الشفا/٤٩٨، الرقم: ١٢١٨، ويحيى بن معين في التاريخ، ٢٤/٤، الرقم: ٢٩٥٣، والمناوي في فيض القدير، ٣٩٩/١، والمزي في تهذيب الكمال، ١٤٢/١٧۔

مُحَمَّدُ، فَانْبَسَطَتْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَابْنُ السُّنِّيّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

٣١. وفي رواية: عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما فَخَدِرَتْ رِجْلُهُ، فَجَلَسَ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: اُذْكُرْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْکَ. فَقَالَ: يَا مُحَمَّدَاه، فَقَامَ فَمَشٰى. رَوَاهُ ابْنُ السُّنِّيّ.

٣٢. وفي رواية: خَدِرَتْ رِجْلُ رَجُلٍ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: اُذْكُرْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْکَ. فَقَالَ: مُحَمَّدٌ ﷺ، فَذَهَبَ خَدِرُهُ. رَوَاهُ ابْنُ السُّنِّيّ.

٣٣. وفي رواية: عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ حَنَشٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما فَخَدِرَتْ رِجْلُهُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: اُذْكُرْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْکَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ (صلى الله عليك وسلم)، فَقَالَ: فَقَامَ فَکَأَنَّمَا نُشِّطَ مِنْ عِقَالٍ.

رَوَاهُ ابْنُ السُّنِّيّ.

’’حضرت عبد الرحمٰن بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے کہ ان کا پاؤں سن ہوگیا تو میں نے اُن سے عرض کیا: اے ابوعبد الرحمٰن! آپ کے پاؤں کو کیا ہوا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: یہاں سے میرے پٹھے کھینچ گئے ہیں۔ میں نے عرض کیا: تمام لوگوں میں سے جو ہستی آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہے اسے یاد کریں، اُنہوں نے یا محمد (صلی اللہ علیك وسلم) کا نعرہ بلند کیا۔ (راوی بیان کرتے ہیں کہ) اسی وقت ان کے اعصاب کھل گئے۔‘‘

اسے امام بخاری نے الأدب المفرد میں اور ابن السنی نے مذکورہ الفاظ کے

ساتھ روایت کیا ہے۔

’’ایک روایت میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ چل رہا تھا کہ ان کی ٹانگ سن ہو گئی، تو وہ بیٹھ گئے، پھر انہیں کسی نے کہا کہ لوگوں میں سے جو آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہے، اسے یاد کریں۔ تو انہوں نے یا محمداہ! (اے محمد صلی اللہ علیك وسلم!) کا نعرہ لگایا۔ ان کا یہ کہنا تھا کہ وہ اُٹھ کر چلنے لگ گئے۔‘‘ اسے امام ابن السنی نے روایت کیا ہے۔

’’ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے کسی شخص کی ٹانگ سن ہو گئی تو انہوں نے اس شخص سے فرمایا: لوگوں میں سے جو تمہیں سب سے زیادہ محبوب ہے، اسے یاد کرو۔ اُس شخص نے یا محمد (صلی اللہ علیك وسلم) کا نعرہ لگایا تو اسی وقت اس کا پاؤں ٹھیک ہو گیا۔‘‘ اِسے امام ابن السنی نے روایت کیا ہے۔

’’اور ایک روایت میں حضرت ہیثم بن حنش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ ہم حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھے کہ ایک آدمی کی ٹانگ سن ہوگئی، تو اس سے کسی شخص نے کہا: لوگوں میں سے جو شخص تجھے سب سے زیادہ محبوب ہے، اسے یاد کرو، تو اس نے کہا: یا محمد (صلی اللہ علیك وسلم)! راوی بیان کرتے ہیں: پس وہ یوں اٹھ کھڑا ہوا گویا باندھی ہوئی رسی سے آزاد ہوکر دوڑنے لگ گیا ہو۔‘‘

اِسے امام ابن السنی نے روایت کیا ہے۔

ذَكَرَ ابْنُ جَرِيرٍ الطَّبَرِيُّ وَابْنُ كَثِيرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ...... وَحَمَلَ خَالِدُ بْنُ وَلِيدٍ رضی اللہ عنہ حَتّٰى جَاوَزَهُمْ وَسَارَ لِجِبَالِ مُسَيْلَمَةَ وَجَعَلَ يَتَرَقَّبُ أَنْ يَصِلَ إِلَيْهِ فَيَقْتُلَهُ ثُمَّ رَجَعَ ثُمَّ وَقَفَ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ وَدَعَا الْبِرَازَ وَقَالَ: أَنَا ابْنُ الْوَلِيدِ الْعُودِ أَنَا ابْنُ عَامِرٍ وَزَيْدٍ ثُمَّ نَادٰى بِشِعَارِ

الْمُسْلِمِيْنَ، وَكَانَ شِعَارُهُم يُوْمَئِذٍ ''يَا مُحَمَّدَاه''.(١)

''امام ابن جریر طبری اور ابن کثیر نے بیان کیا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے (طویل روایت میں) مروی ہے: ''(جنگ یمامہ کے موقع پر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جھنڈا اٹھایا اور لشکر سے گزر کر مسیلمہ کذاب کے مستقر پہاڑ کی طرف چل دیئے اور وہ اِس انتظار میں تھے کہ مسیلمہ تک پہنچ کر اُسے قتل کر دیں۔ پھر وہ لوٹ آئے اور دونوں لشکروں کے درمیان کھڑے ہو کر مقابلہ کی دعوت دی اور بلند آواز سے فرمایا: میں ولید کا بیٹا ہوں، میں عامر و زید کا بیٹا ہوں۔ پھر اُنہوں نے مسلمانوں کا مروجہ نعرہ بلند کیا اور اُن دنوں اُن کا جنگی نعرہ ''یا محمداہ صلی اللہ علیک وسلم'' (یا محمد! مدد فرمایئے) تھا۔''

٣٤. عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ أَوْسِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُحِطَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ قَحْطًا شَدِيْدًا، فَشَكَوْا إِلٰی عَائِشَةَ رضي الله عنها فَقَالَتْ: اُنْظُرُوْا قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ فَاجْعَلُوْا مِنْهُ كِوًی إِلَی السَّمَاءِ، حَتّٰی لَا يَكُوْنَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ، قَالَ: فَفَعَلُوْا، فَمُطِرْنَا مَطَرًا، حَتّٰی نَبَتَ الْعُشْبُ، وَسَمِنَتِ الإِبِلُ، حَتّٰی تَفَتَّقَتْ مِنَ الشَّحْمِ، فَسُمِّيَ عَامَ الْفَتْقِ.

(١) أخرجه الطبري في تاريخ الأمم والملوك، ٢ /٢٨١، وابن كثير في البداية والنهاية، ٦/٣٢٤۔

٣٤: أخرجه الدارمي في السنن، باب ما أكرم الله تعالی نبيّه ﷺ بعد موته، ١/٥٦، الرقم: ٩٢، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ٤/٤٠٠، الرقم: ٥٩٥٠، وابن الجوزي في الوفاء بأحوال المصطفی ﷺ، ٢/٨٠١، وتقي الدين السبكي في شفاء السقام/١٢٨، والقسطلاني في المواهب اللدنية، ٤/٢٧٦، والزرقاني في شرحه، ١١/١٥٠۔

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْخَطِيْبُ التَّبْرِيْزِيُّ.

’’حضرت ابو جوزاء اَوس بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ کے لوگ سخت قحط میں مبتلا ہو گئے، تو انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے (اپنی ناگفتہ بہ حالت کی) شکایت کی۔ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور (یعنی روضہ اقدس) کے پاس جاؤ اور وہاں سے ایک کھڑکی آسمان کی طرف اس طرح کھولو کہ قبرِ انور اور آسمان کے درمیان کوئی پردہ حائل نہ رہے۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگوں نے ایسا ہی کیا تو (اسی وقت) بہت زیادہ بارش ہوئی، یہاں تک کہ خوب سبزہ اُگ آیا اور اونٹ (سبزہ کھا کھا کر) اس قدر موٹے ہو گئے کہ (محسوس ہوتا تھا) جیسے وہ چربی سے پھٹ پڑیں گے۔ لہٰذا اس سال کا نام ہی عَامُ الْفَتْق (پیٹ) پھٹنے کا سال رکھ دیا گیا۔‘‘ اسے امام دارمی اور خطیب تبریزی نے روایت کیا ہے۔

٣٥. عَنْ مَالِكِ الدَّارِ رضی اللہ عنہ وَكَانَ خَازِنَ عُمَرَ عَلَى الطَّعَامِ قَالَ: أَصَابَ النَّاسَ قَحْطٌ فِي زَمَنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلٰى قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اسْتَسْقِ لِأُمَّتِکَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوْا، فَأَتَى الرَّجُلَ فِي الْمَنَامِ فَقِيْلَ لَهُ: اِئْتِ عُمَرَ فَأَقْرِئْهُ السَّلَامَ، وَأَخْبِرْهُ أَنَّكُمْ مُسْقِيُّوْنَ وَقُلْ

٣٥: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، كتاب الفضائل، باب ما ذكر في فضل عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، ٦/٣٥٦، الرقم: ٣٢٠٠٢، والبيهقي في دلائل النبوة، ٧/٤٧، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٣/١١٤٩، والسبكي في شفاء السقام/١٣٠، والهندي في كنز العمال، ٨/٤٣١، الرقم: ٢٣٥٣٥، وابن تيمية في اقتضاء الصراط المستقيم/٣٧٣، وابن كثير في البداية والنهاية، ٥/١٦٧، وقال: إسناده صحيح، والعسقلاني في الإصابة، ٣/٤٨٤۔

لَهُ: عَلَيْکَ الْکَيْسُ، عَلَيْکَ الْکَيْسُ، فَأَتٰی عُمَرَ، فَأَخْبَرَهُ، فَبَکٰی عُمَرُ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَبِّ، لَا آلُوْ إِلَّا مَا عَجَزْتُ عَنْهُ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّلَائِلِ. وَقَالَ ابْنُ کَثِيْرٍ: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

’’حضرت مالک دار رضی اللہ عنہ جو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وزیر خوراک تھے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگ قحط سالی میں مبتلا ہو گئے تو ایک صحابی، حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر اطہر پر حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ (اللہ تعالیٰ سے) اپنی اُمت کے لیے سیرابی مانگیں کیونکہ وہ (قحط سالی کے باعث) ہلاک ہوگئی ہے۔ تو خواب میں حضور نبی اکرم ﷺ اس صحابی کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: عمر کے پاس جاؤ اسے میرا سلام کہو اور اسے بتاؤ کہ تم سیراب کیے جاؤ گے اور عمر سے (یہ بھی) کہہ دو (دین کے دشمن تمہاری جان لینے کے درپے ہیں ان سے) ہوشیار رہو، ہوشیار رہو۔ پھر وہ صحابی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہیں خبر دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا: اے اللہ! میں کوتاہی نہیں کرتا مگر یہ کہ کسی کام میں عاجز ہو جاؤں۔‘‘

اسے امام ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں روایت کیا ہے۔ حافظ ابن کثیر نے فرمایا: اس کی اسناد صحیح ہے۔ امام عسقلانی نے بھی فرمایا: امام ابن ابی شیبہ نے اسے اسنادِ صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٣٦. عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي صَالِحٍ قَالَ: أَقْبَلَ مَرْوَانُ يَوْمًا فَوَجَدَ رَجُلًا

٣٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٤٢٢، الرقم: ٢٣٦٣٢، والحاكم في المستدرك، ٤/٥٦٠، رقم: ٨٥٧١، والطبراني في المعجم الكبير، ٤/١٥٨، الرقم: ٣٩٩٩، وأيضًا في المعجم الأوسط، ١/٩٤، الرقم: ٢٨٤، ٩/١٤٤، الرقم: ٩٣٦٦،ـــ

وَاضِعًا وَجْهَهُ عَلَى الْقَبْرِ، فَقَالَ: أَتَدْرِي مَا تَصْنَعُ؟ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ فَإِذَا هُوَ أَبُوْ أَيُّوْبَ رضي الله عنه فَقَالَ: نَعَمْ، جِئْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَلَمْ آتِ الْحَجَرَ (وفي رواية: وَلَا الْخَدَرَ) سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا تَبْكُوْا عَلَى الدِّيْنِ إِذَا وَلِيَهُ أَهْلُهُ وَلٰكِنِ ابْكُوْا عَلَيْهِ إِذَا وَلِيَهُ غَيْرُ أَهْلِهِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت داود بن ابی صالح رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک روز (خلیفہ وقت) مروان آیا اور اس نے دیکھا کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ انور پر اپنا چہرہ رکھے ہوئے ہے، تو اس آدمی سے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ کیا کر رہے ہو؟ جب اس شخص نے مروان کی طرف رخ کیا تو وہ (صحابی رسول) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ تھے، انہوں نے (جواب میں) فرمایا: ہاں (میں جانتا ہوں) میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوا ہوں اور کسی پتھر کے پاس نہیں آیا۔ (اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا: میں کسی بے حس اور بے جان شے کے پاس نہیں آیا) میں نے رسولِ خدا ﷺ کو یہ بھی فرماتے سنا ہے: دین پر مت روؤ جب اس کا ولی اس کا اہل ہو، ہاں دین پر اس وقت روؤ جب اس کا ولی نا اہل ہو۔''

اسے امام اَحمد، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

.... وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٥٧/٢٤٩، ٢٥٠، والسبكي في شفاء السقام/١١٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٥/٢٤٥، والهندي في كنز العمال، ٦/٨٨، الرقم: ١٤٩٦٧۔

٣٧. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا مَاتَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَسَدِ بْنِ هَاشِمٍ رضي الله عنها أُمُّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه، دَخَلَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَوَقَفَ عِنْدَ رَأْسِهَا، فَقَالَ: رَحِمَكِ اللهُ، يَا أُمِّي، كُنْتِ أُمِّي بَعْدَ أُمِّي وَتُشْبِعِيْنِي، وَتَعْرِيْنَ وَتَكْسِيْنِي، وَتَمْنَعِيْنَ نَفْسَكِ طَيِّبًا وَتُطْعِمِيْنِي تُرِيْدِيْنَ بِذَالِكَ وَجْهَ اللهِ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ، ثُمَّ أَمَرَ أَنْ تُغْسَلَ ثَلَاثًا، فَلَمَّا بَلَغَ الْمَاءُ الَّذِي فِيْهِ الْكَافُوْرُ، سَكَبَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ، ثُمَّ خَلَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَمِيْصَهُ، فَأَلْبَسَهَا إِيَّاهُ، وَكَفَّنَهَا بِبُرْدٍ فَوْقَهُ، ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَأَبَا أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيَّ وَعُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَغُلَامًا أَسْوَدَ يَحْفِرُوْنَ، فَحَفَرُوْا قَبْرَهَا، فَلَمَّا بَلَغُوا اللَّحْدَ، حَفَرَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ، وَأَخْرَجَ تُرَابَهُ بِيَدِهِ، فَلَمَّا فَرَغَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَاضْطَجَعَ فِيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اللهُ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيْتُ، وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ، اغْفِرْ لِأُمِّي فَاطِمَةَ بِنْتِ أَسَدٍ، وَلَقِّنْهَا حُجَّتَهَا، وَوَسِّعْ عَلَيْهَا مَدْخَلَهَا بِحَقِّ نَبِيِّكَ وَالْأَنْبِيَاءِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِي، فَإِنَّكَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ، وَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا وَأَدْخَلُوْهَا اللَّحْدَ هُوَ وَالْعَبَّاسُ وَأَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رضي الله عنهم.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَفِيْهِ رَوْحُ بْنُ صَلَاحٍ وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

٣٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٤/٣٥١، الرقم: ٨٧١، وأيضًا في المعجم الأوسط، ١/٦٧، الرقم: ١٨٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٣/١٢١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٢٥٧۔

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت اسد بن ہاشم رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ وہاں (قبرستان) تشریف لے گئے اور اُن کے سرہانے کھڑے ہو گئے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے۔ اے میری ماں! تو میری ماں کے بعد میری ماں (کی طرح ہی) تھی اور تو مجھے شکم سیر کرتی تھی اور مجھے کپڑے پہناتی تھی اور میری خاطر خود پھٹے پرانے کپڑے پہن لیتی تھی اور اپنے آپ کو اعلیٰ چیزوں سے محروم رکھتی تھی اور مجھے کھلاتی تھی اور اس سارے عمل سے تو اللہ تعالیٰ کی رضا اور جنت کی طلب رکھتی تھی۔ پھر آپ ﷺ نے تین دفعہ انہیں غسل دینے کا حکم فرمایا۔ پس جب کافور ملا پانی پہنچا تو آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اسے انڈیلا پھر اپنا کرتہ مبارک اُتارا اور انہیں پہنا دیا اور اس چادر کے ذریعے جو آپ ﷺ پر تھی انہیں کفن پہنایا۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت اُسامہ بن زید، ابو ایوب انصاری، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہم اور ایک حبشی غلام کو قبر کھودنے کے لیے فرمایا۔ انہوں نے قبر کھودی اور جب لحد تک پہنچے تو آپ ﷺ نے اسے خود اپنے دستِ اقدس سے کھودا۔ اور اس کی مٹی اپنے ہاتھوں سے نکالی اور جب لحد کھود کر فارغ ہوئے تو آپ ﷺ اس کے اندر لیٹ گئے پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں آنی۔ اے اللہ! میری والدہ فاطمہ بنت اسد کو بخش دے اور اسے اس کی حجت کی تلقین فرما اور اپنے نبی اور مجھ سے قبل انبیاء کے توسّل سے اس پر قبر کشادہ فرما۔ بے شک تو سب سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے۔ پھر ان پر چار تکبیریں پڑھیں اور خود آپ ﷺ نے اور حضرت عباس اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انہیں لحد میں اتارا۔‘‘

اسے امام طبرانی اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کی سند میں روح بن صلاح راوی ہے اسے امام ابن حبان اور حاکم نے ثقہ قرار دیا ہے۔ اِس کے علاوہ اِس حدیث کے تمام رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٣٨. عَنْ أَبِي حَرْبٍ الْهَـلَالِيِّ رضی الله عنه قَالَ: حَجَّ أَعْرَابِيٌّ فَلَمَّا جَاءَ إِلٰى بَابِ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَعَقَلَهَا ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ حَتّٰى أَتَى الْقَبْرَ وَوَقَفَ بِحِذَاءِ وَجْهِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: ''اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ''، ثُمَّ سَلَّمَ عَلٰى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رضي الله عنهما ثُمَّ أَقْبَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُوْلَ اللهِ، جِئْتُکَ مُثْقَـلًا بِالذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا مُسْتَشْفِعًا بِکَ عَلٰى رَبِّکَ لِأَنَّهُ قَالَ فِي مُحْكَمِ كِتَابِهِ: ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَحِيْمًا﴾ [النساء، ٤: ٦٤]، وَقَدْ جِئْتُکَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي مُثْقَـلًا بِالذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا أَسْتَشْفِعُ بِکَ عَلٰى رَبِّکَ أَنْ يَغْفِرَ لِي ذُنُوْبِي وَأَنْ تَشْفَعَ فِيَّ ثُمَّ أَقْبَلَ فِي عَرْضِ النَّاسِ، وَهُوَ يَقُوْلُ:

يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ فِي الْأَرْضِ أَعْظُمُهُ
فَطَابَ مِنْ طِيْبِهِ الْأَبْقَاعُ، وَالْأَكَمُ

نَفْسِ الْفِدَاءُ بِقَبْرٍ أَنْتَ سَاكِنُهُ
فِيْهِ الْعَفَافُ وَفِيْهِ الْجُوْدُ وَالْكَرَمُ

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

٣٨: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، فضل الحج والعمرة، ٣/٤٩٥، الرقم: ٤١٧٨، وابن قدامة في المغني، ٣/٢٩٨، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٥٢١، والسيوطي في الدر المنثور، ١/٥٧٠۔

''حضرت ابو حرب ہلالی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے فریضہ حج ادا کیا، پھر وہ مسجد نبوی ﷺ کے دروازے پر آیا، وہاں اپنی اونٹنی بٹھا کر اسے باندھنے کے بعد وہ مسجد میں داخل ہوگیا، یہاں تک کہ آپ ﷺ کی قبرانور کے پاس آیا اور حضور نبی اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک کے سامنے (قدمین مبارک کی جانب) کھڑے ہوکر اس نے عرض کیا: اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، پھر حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں سلام عرض کیا، پھر حضور نبی اکرم ﷺ (کے روضۂ اقدس) کی جانب (دوبارہ) بڑھا اور عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، میں گناہوں اور خطاؤں سے لدا ہوا آپ کے دربار میں حاضر ہوا ہوں تاکہ آپ کے ربّ کی بارگاہ میں آپ کو اپنی بخشش کے لیے وسیلہ بنا سکوں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآنِ پاک میں فرمایا ہے: ''اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور (اے حبیب!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول (ﷺ) بھی ان کے لیے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتے۔'' اور (یا رسول اللہ!) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، میں آپ کے پاس گناہوں اور خطاؤں سے لدا ہوا آیا ہوں، اور میں آپ کے ربّ کی بارگاہ میں آپ کو اپنا وسیلہ بناتا ہوں اور یہ (عرض ہے) کہ آپ (اپنے ربّ کی بارگاہ میں) میرے حق میں سفارش فرمائیں، پھر وہ صحابہ کے ایک بڑے گروہ کی طرف بڑھا (جو کہ اسے دیکھ رہے تھے) اور (ان اشعار میں اپنے دل کی کیفیت) بیان کرنے لگا:

''اے سب سے افضل (ہستیو)! آپ کی مبارک استخوان اس (بابرکت) زمین میں مدفون ہیں، پس ان (کے جسدِ اقدس) کی پاکیزہ خوشبو سے اس زمین کے ٹکڑے اور ٹیلے بھی معطر و پاکیزہ ہیں، (یا رسول اللہ!) میری جان اس روضہ

اقدس پر فدا ہو جس میں آپ آرام فرما ہیں اور (اپنی) اس قبرِ انور میں (بھی اسی طرح) پاکدامنی اور جود و کرم کا سرچشمہ اور منبع ہیں (جیسے اپنی ظاہری حیاتِ طیبہ میں تھے)۔‘‘ اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۳۹. عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْقُرَشِيِّ رضي الله عنه يَقُوْلُ: كَانَ عِنْدَنَا رَجُلٌ بِالْمَدِيْنَةِ إِذْ رَأَى مُنْكَرًا لَا يُمْكِنُهُ أَنْ يُغَيِّرَهُ أَتَى الْقَبْرَ فَقَالَ:

أَيَا قَبْرَ النَّبِيِّ وَصَاحِبَيْهِ ... أَلَا يَا غَوْثَنَا لَوْ تَعْلَمُوْنَا

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابو اسحاق قرشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہاں مدینہ منورہ میں ہمارے پاس ایک آدمی تھا جب وہ کوئی ایسی برائی دیکھتا جسے وہ اپنے ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا تو وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ انور کے پاس آتا اور (آپ ﷺ کی بارگاہ میں یوں) عرض کرتا:

’’اے (سرورِ دوعالم) صاحبِ قبر! (اور اپنی قبور میں آرام فرما) آپ کے دونوں رفقاء! اور اے ہمارے مددگار (اور ہمارے آقا و مولا) کاش آپ ہماری (اس ناگفتہ بہ حالتِ زار پر) نظرِ کرم فرمائیں۔‘‘

اِسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۴۰. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ

۳۹: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، فضل الحج والعمرة، ۳/۴۹۵، الرقم: ۴۱۷۷۔

۴۰: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الزكاة، باب من سأل الناس تكثرا، ۲/۵۳۶، الرقم: ۱۴۰۵، وابن منده في الإيمان، ۲/۸۵۴،۔

الشَّمْسَ تَدْنُوْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، حَتّٰى يَبْلُغَ الْعَرَقُ نِصْفَ الْأُذُنِ، فَبَيْنَاهُمْ كَذَالِکَ اسْتَغَاثُوْا بِآدَمَ، ثُمَّ بِمُوْسٰى، ثُمَّ بِمُحَمَّدٍ ﷺ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَنْدَه وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز سورج لوگوں کے بہت قریب آ جائے گا، یہاں تک کہ پسینہ نصف کانوں تک پہنچ جائے گا، لوگ اس حالت میں (پہلے) حضرت آدم علیہ السلام سے مدد مانگنے جائیں گے، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے، پھر بالآخر (ہر ایک کے انکار پر) حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے مدد مانگیں گے۔‘‘ اِسے امام بخاری، ابن مندہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ رضی الله عنه قَالَ: أَرْدَفَنِي رَسُوْلُ اللهِ خَلْفَهٗ ذَاتَ يَوْمٍ وقال في رواية طويلة: فَدَخَلَ حَائِطًا لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا جَمَلٌ.

.... الرقم: ٨٨٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٣٠، الرقم: ٨٧٢٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٢٦٩، الرقم: ٣٥٠٩، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٣٧٧، الرقم: ٣٦٧٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٧١، ووثّقه۔

٤١: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب ما يؤمر به من القيام على الدواب والبهائم، ٣/٢٣، الرقم: ٢٥٤٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٠٥، الرقم: ١٧٥٤، وأبو يعلى في المسند، ١٢/١٥٧، الرقم: ٦٧٨٧، والحاكم في المستدرك، ٢/١٠٩، الرقم: ٢٤٨٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/١٣، الرقم: ١٥٥٩٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩/٥٤، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ١/٣١٤، الرقم: ٤٣٧، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١/١٥٩، الرقم: ١٨٦، وأبو عوانة في المسند، ١/١٩٧، ١٦٨، الرقم: ٤٩٧، —

فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ ﷺ حَنَّ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ. فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَمَسَحَ ذِفْرَاهُ، فَسَكَتَ فَقَالَ: مَنْ رَبُّ هٰذَا الْجَمَلِ؟ لِمَنْ هٰذَا الْجَمَلُ؟ فَجَاءَ فَتًى مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: لِي، يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَقَالَ: أَفَلَا تَتَّقِي اللهَ فِي هٰذِهِ الْبَهِيْمَةِ الَّتِي مَلَّكَكَ اللهُ إِيَّاهَا، فَإِنَّهُ شَكَا إِلَيَّ أَنَّكَ تُجِيْعُهُ وَتُدْئِبُهُ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: فِيْهِ عَبْدُ الْحَكِيْمِ ابْنِ سُفْيَانَ ذَكَرَهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَلَمْ يَجْرِحْهُ أَحَدٌ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک انصاری شخص کے باغ میں داخل ہوئے تو وہاں ایک اُونٹ تھا۔ جب اس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو وہ رو پڑا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے۔ حضور نبی اکرم ﷺ اُس کے پاس تشریف لے گئے اور اس کے سر پر دست شفقت پھیرا تو وہ خاموش ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اِس اُونٹ کا مالک کون ہے؟ یہ کس کا اونٹ ہے؟ انصار کا ایک نوجوان حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ میرا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اِس بے زبان جانور کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے جس کا اللہ تعالیٰ نے تمہیں مالک بنایا ہے۔ اِس نے مجھے شکایت کی ہے کہ تم اِسے بھوکا رکھتے ہو اور اِس سے بہت

-------- والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۹/۱۵۸-۱۶۰، الرقم: ۱۳۳۰-۱۳۳۶، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۴/۳۷۴، ۲۷/۳۷۴، والأندلسي في تحفة المحتاج، ۲/۲۳۸، الرقم: ۱۵۳۶، والنووي في رياض الصالحين، ۱/۲۴۳، الرقم: ۲۴۳، والمزي في تهذيب الكمال، ۶/۱۶۵، وأبو المحاسن في معتصر المختصر، ۲/۱۹، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۸۔

زیادہ کام لیتے ہو۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابو داود، احمد، ابو یعلی، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اِس حدیث کی سند صحیح ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِس کی سند میں عبد الحکیم بن سفیان نامی راوی ہیں امام ابن ابی حاتم نے ان کا بغیر کسی جرح کے ذکر کیا ہے اور ان کے علاوہ بھی تمام رجال ثقہ ہیں۔

مصادر التّخريج

١. القرآن الحکیم۔

٢. آجری، ابو بکر محمد بن حسین بن عبداللہ (م ٣٦٠ھ)۔ الشریعة۔ ریاض، سعودی عرب: دارالوطن، ١٤٢٠ھ/١٩٩٩ء۔

٣. آلوسی، ابو الفضل شہاب الدین السید محمود (م١٢٧٠ھ/١٨٥٤ء)۔ روح المعاني في تفسیر القرآن العظیم والسبع المثاني۔ بیروت، لبنان: دار الاحیاء التراث۔

٤. احمد بن حنبل، ابوعبد اللہ بن محمد (١٦٤۔٢٤١ھ/ ٧٨٠۔٨٥٥ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٨ھ/١٩٧٨ء۔

٥. ازدی، ربیع بن حبیب بن عمر بصری۔ الجامع الصحیح مسند الإمام الربیع بن حبیب۔ بیروت، لبنان: دارالحکمة، ١٤١٥ھ۔

٦. اسماعیل حقی، بروسوی یا اسکوداری (١٠٦٣۔١١٣٧ھ/١٦٥٢۔ ١٧٢٤ء)۔ تفسیر روح البیان۔ کوئٹہ، پاکستان: مکتبہ اسلامیہ، ١٤٠٥ھ/ ١٩٨٥ء۔

٧. اصبہانی، اسماعیل بن محمد بن الفضل التیمی (٤٥٧۔٥٣٥ھ)۔ دلائل النبوة۔ ریاض، سعودی عرب: دارطیبة، ١٤٠٩ھ۔

٨. اندلسی، عمر بن علی بن احمد الوادیاشی (٧٢٣۔٨٠٤ھ)۔ تحفة المحتاج إلی أدلة المحتاج۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: دار حراء، ١٤٠٦ھ۔

٩. بخاری، ابوعبد اللہ محمد بن اِسماعیل بن اِبراہیم بن مغیرہ (١٩٤۔٢٥٦ھ/ ٨١٠۔

٨٧٠ء)۔ الأدب المفرد۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ١٤٠٩ھ/ ١٩٨٩ء۔

١٠. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن إسماعیل بن إبراہیم بن مغیرہ (١٩٤۔٢٥٦ھ/ ٨١٠۔ ٨٧٠ء)۔ التاریخ الکبیر۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

١١. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤۔٢٥٦ھ/ ٨١٠۔ ٨٧٠ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ١٤٠١ھ/ ١٩٨١ء۔

١٢. بزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (٢١٠۔٢٩٢ھ/ ٨٢٥۔٩٠٥ء)۔ المسند بیروت، لبنان: ١٤٠٩ھ۔

١٣. بغوی، ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد (٤٣٦۔٥١٦ھ/ ١٠٤٤۔١١٢٢ء)۔ شرح السنۃ۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ/ ١٩٨٣ء۔

١٤. بغوی، ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد (٤٣٦۔٥١٦ھ/ ١٠٤٤۔١١٢٢ء)۔ معالم التنزیل۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ١٤٠٧ھ/ ١٩٨٧ء۔

١٥. بیضاوی، ناصر الدین ابی سعید عبد اللہ بن عمر بن محمد شیرازی بیضاوی (٧٩١ھ)۔ أنوار التنزیل۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤١٦ھ/ ١٩٩٦ء۔

١٦. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤۔٤٥٨ھ/ ٩٩٤۔ ١٠٦٦ء)۔ الاعتقاد۔ بیروت، لبنان، دار الآفاق الجدید، ١٤٠١ھ۔

١٧. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤۔٤٥٨ھ/ ٩٩٤۔ ١٠٦٦ء)۔ دلائل النبوۃ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٥ھ/ ١٩٨٥ء۔

١٨. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤۔٤٥٨ھ/ ٩٩٤۔

۱۰۶۶ء)۔ السنن الکبری۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۱۹. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ السنن الکبری۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۲۰. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ شعب الإیمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۲۱. پانی پتی، قاضی محمد ثناء اللہ (۱۲۲۵ھ/ ۱۸۱۰ء)۔ التفسیر المظھری۔ کوئٹہ، پاکستان: بلوچستان بک ڈپو۔

۲۲. ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰۔۲۷۹ھ/ ۸۲۵۔ ۸۹۲ء) ۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

۲۳. ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰۔۲۷۹ھ/ ۸۲۵۔ ۸۹۲ء)۔ الشمائل المحمّدیة والخصائص المصطفویة۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیہ، ۱۴۱۲ء۔

۲۴. ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (۶۶۱۔۷۲۸ھ/۱۲۶۳۔ ۱۳۲۸ء)۔ اِقتضاء الصراط المستقیم۔ لاہور، پاکستان: المکتبۃ السلفیۃ، ۷۸

۲۵. ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (۶۶۱۔۷۲۸ھ/۱۲۶۳۔ ۱۳۲۸ء)۔ الصارم المسلول۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ۱۴۱۷ھ۔

۲۶. ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (۶۶۱۔۷۲۸ھ/۱۲۶۳۔ ۱۳۲۸ء)۔ مجموع الفتاوی۔ مکتبہ ابن تیمیہ۔

۲۷. ابن جارود، ابو محمد عبد اللہ بن علی بن جارود نیشاپوری (۳۰۷ھ)۔ المنتقی من السنن المسندۃ۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتاب الثقافیۃ، ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

۲۸. ابن جعد، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (۱۳۳۔۲۳۰ھ/ ۷۵۰۔۸۴۵ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۲۹. ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ زاد المسير في علم التفسير۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۴ھ۔

۳۰. ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔ ۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔ ۱۲۰۱ء)۔ صفوۃ الصفوۃ۔ بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء

۳۱. ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔ ۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔ ۱۲۰۱ء)۔ الوفا بأحوال المصطفی ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

۳۲. ابن ابی حاتم، عبدالرحمٰن بن محمد بن ادریس ابو محمد الرازی التمیمی (۲۴۰۔ ۳۲۷ھ)۔ تفسیر القرآن العظیم۔صیدا، المکتبۃ العصریہ۔

۳۳. حارث، ابن ابی اسامہ (۱۸۶۔۲۸۲ھ)۔ بغیۃ الباحث عن زوائد مسند الحارث۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مرکز خدمۃ السنۃ والسیرۃ النبویۃ، ۱۴۱۳ھ/ ۱۹۹۲ء۔

۳۴. حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱۔۴۰۵ھ/ ۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ المستدرک علی الصحیحین۔ مکہ، سعودی عرب: دارالباز للنشر و التوزیع۔

٣٥. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٧٠ـ٣٥٤ھ/ ٨٨٤ـ ٩٦٥ء)۔ الصحيح۔ بيروت، لبنان: مؤسسة الرساله، ١٤١٤ھ/ ١٩٩٣ء۔

٣٦. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣ـ٨٥٢ھ/ ١٣٧٢ـ١٤٤٩ء)۔ تغليق التعليق على صحيح البخاري۔ بيروت، لبنان: المکتب الاسلامی + عمان، اُردن: دار عمار، ١٤٠٥ھ۔

٣٧. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣ـ٨٥٢ھ/ ١٣٧٢ـ١٤٤٩ء)۔ تهذيب التهذيب۔ بيروت، لبنان: دارالفکر، ١٤٠٤ھ/ ١٩٨٤ء۔

٣٨. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳ـ۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲ـ۱۴۴۹ء)۔ فتح الباري شرح صحيح البخاري۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

٣٩. حسام الدین ہندی، علاء الدین علی متقی (٩٧٥ھ)۔ كنز العمال۔ بيروت، لبنان: مؤسسة الرساله، ١٣٩٩ھ/ ١٩٧٩ء۔

٤٠. حسینی، ابراہیم بن محمد (١٠٥٤ـ١١٢٠ھ)۔ البيان والتعريف۔ بيروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠١ھ۔

٤١. حکیم ترمذی، ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر۔ نوادر الأصول في أحاديث الرسول۔ بيروت، لبنان: دار الجیل، ١٩٩٢ء۔

٤٢. حموی، ابوعبد اللہ یاقوت بن عبد اللہ (۶۲۶ھ)۔ معجم البلدان۔ بیروت، لبنان: دار الفکر۔

٤٣. حمیدی، ابو بکر عبد اللہ بن زبیر (٢١٩ھ/ ٨٣٤ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبۃ المتنبی۔

٤٤. ابن حیان، محمد بن یوسف بن علی (٧٥٤ھ)۔ **البحر المحیط**۔ قاہرہ، مصر، ١٣٢٩ھ۔

٤٥. ابن حیان، ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان الأنصاری (٢٧٤۔ ٣٦٩ھ)۔ **طبقات المحدثین بأصبهان والواردین علیها**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٤١٢ھ۔

٤٦. ابن حیان، عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان اصبہانی، ابو محمد (٢٧٤۔٣٦٩ھ)۔ **العظمة**۔ ریاض، سعودی عرب: دار العاصمہ، ١٤٠٨ھ۔

٤٧. ابن خزیمہ، ابو بکر محمد بن اسحاق (٢٢٣۔٣١١ھ/٨٣٨۔٩٢٤ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٠ھ/١٩٧٠ء۔

٤٨. خطیب بغدادی، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (٣٩٢۔ ٤٦٣ھ/١٠٠٢۔ ١٠٧١ء)۔ **تاریخ بغداد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٤٩. خطیب تبریزی، ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ (٧٤١ھ)۔ **مشکاة المصابیح**۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیة، ١٤٢٤ھ/٢٠٠٣ء۔

٥٠. خلال، احمد بن محمد بن ہارون بن یزید الخلال، ابوبکر (٢٣٤۔ ٣١١ھ)۔ **السنة**۔ ریاض، سعودی عرب: ١٤١٠ھ

٥١. خوارزمی، ابو المؤید محمد بن محمود (٥٩٣۔٦٦٥ھ)۔ **جامع المسانید**۔ بیروت، لبنان۔

٥٢. دارمی، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (١٨١۔ ٢٥٥ھ/٧٩٧۔٨٦٩ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ۔

٥٣. دارقطنی، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (٣٠٦۔ ٣٨٥ھ/٩١٨۔ ٩٩٥ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٣٨٦ھ/

١٩٦٦ء۔

٥٤. ابو داود، سلیمان بن أشعث سجستانی (٢٠٢۔٢٧٥ھ/ ٨١٧۔٨٨٩ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤١٤ھ/ ١٩٩٤ء۔

٥٥. دیلمی، ابوشجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی الہمذانی (٤٤٥۔٥٠٩ھ/ ١٠٥٣۔١١١٥ء)۔ **مسند الفردوس**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٨٦ء۔

٥٦. ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد الذهبی (٦٧٣۔٧٤٨ھ)۔ **میزان الاعتدال في نقد الرجال**۔ بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ١٩٩٥ء۔

٥٧. ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد الذهبی (٦٧٣۔٧٤٨ھ)۔ **سیر أعلام النبلاء**۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الرسالۃ، ١٤١٣ھ۔

٥٨. رازی، محمد بن عمر بن حسن بن حسین بن علی تیمی (٥٤٣۔٦٠٦ھ/١١٤٩۔١٢١٠ء)۔ **التفسیر الکبیر**۔ تہران، ایران: دار الکتب العلمیہ۔

٥٩. ابن راہویہ، ابو یعقوب إسحاق بن إبراہیم بن مخلد بن إبراہیم بن عبداللہ (١٦١۔٢٣٧ھ/ ٧٧٨۔٨٥١ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ١٤١٢ھ/١٩٩١ء۔

٦٠. رشید رضا، علامہ محمد رشید رضا۔ **تفسیر المنار**۔ ١٣٥٤ھ بیروت، دارالمعرفۃ

٦١. رویانی، ابو بکر محمد بن ہارون الرویانی (٣٠٧ھ)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ١٤١٦ھ۔

٦٢. زرقانی، ابوعبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری أزہری مالکی (١٠٥٥۔١١٢٢ھ/١٦٤٥۔١٧١٠ء)۔ **شرح المواهب اللدنیة**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٧ھ/١٩٩٦ء۔

٦٣. زمخشری، جار اللہ محمد بن عمر بن محمد خوارزمی (٤٢٧-٥٣٨ھ)۔ **الكشاف عن حقائق غوامض التنزيل**۔ قاہرہ، مصر: ١٣٧٣ھ/ ١٩٥٣ء

٦٤. زیلعی، ابو محمد جمال الدین عبد اللہ بن یوسف حنفی (٧٦٢ھ)۔ **تخريج الأحاديث والآثار**۔ ریاض، سعودی عرب، دار ابن خزیمۃ، ١٤١٤ھ۔

٦٥. زیلعی، ابو محمد جمال الدین عبد اللہ بن یوسف حنفی (٧٦٢ھ)۔ **نصب الراية لأحاديث الهداية**۔ مصر، دار الحدیث، ١٣٥٧ھ۔

٦٦. سبکی، تقی الدین ابو الحسن علی بن عبد الکافی بن علی بن تمام بن یوسف بن موسیٰ بن تمام أنصاری (٦٨٣-٧٥٦ھ/ ١٢٨٤-١٣٥٥ء)۔ **شفاء السقام في زيارة خير الأنام** ﷺ۔ حیدر آباد، بھارت: دائرہ معارف نظامیہ، ١٣١٥ھ۔

٦٧. ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد (١٦٨-٢٣٠ھ/ ٧٨٤-٨٤٥ء)۔ **الطبقات الكبرى**۔ بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ والنشر، ١٣٩٨ھ/ ١٩٧٨ء۔

٦٨. ابو سعود، محمد بن عمادی (٨٩٨- ٩٨٢ھ/ ١٤٩٣-١٥٧٥ء)۔ **إرشاد العقل السليم إلى مزايا القرآن الكريم** (تفسیر ابی سعود)۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

٦٩. سمہودی، نور الدین علی بن احمد المصری (٩١١ھ)۔ **وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفٰى** ﷺ۔ مصر: مطبعۃ السعادۃ، ١٣٧٣ھ/ ١٩٥٤ء۔

٧٠. ابن السنی، احمد بن محمد الدینوری (٢٨٤-٣٦٤ھ)۔ **عمل اليوم والليلة**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ١٤٢٥ھ/ ٢٠٠٤ء۔

٧١. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩-٩١١ھ/ ١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ **الجامع الصغير في أحاديث البشير النذير**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٧٢. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩ـ٩١١ھ/ ١٤٤٥ـ ١٥٠٥ء)۔ **الخصائص الکبری**۔ فیصل آباد، پاکستان: مکتبہ نوریہ رضویہ۔

٧٣. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩ـ٩١١ھ/ ١٤٤٥ـ ١٥٠٥ء)۔ **الدر المنثور في التفسير بالمأثور**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ۔

٧٤. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩ـ٩١١ھ/ ١٤٤٥ـ١٥٠٥ء)۔ **الديباج علی صحيح مسلم**۔ الخبر، سعودی عرب: دار ابن عفان، ١٤١٦ھ/ ١٩٩٦ء۔

٧٥. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩ـ٩١١ھ/ ١٤٤٥ـ١٥٠٥ء)۔ **شرح علی سنن النسائي**۔ حلب، شام: مکتب المطبوعات الإسلامیۃ، ١٤٠٦ھ/ ١٩٨٦ء۔

٧٦. شافعی، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (١٥٠ـ ٢٠٤ھ/ ٧٦٧ـ٨١٩ء)۔ **الأم**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ١٣٩٣ھ۔

٧٧. شافعی، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (١٥٠ـ ٢٠٤ھ/ ٧٦٧ـ٨١٩ء)۔ **المسند**۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیہ

٧٨. شوکانی، محمد بن علی بن محمد (١١٧٣ـ ١٢٥٠ھ/ ١٧٦٠ـ١٨٣٤ء)۔ **فتح القدیر**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٢ھ/ ١٩٨٢ء۔

٧٩. ابن ابی عاصم، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (٢٠٦ـ٢٨٧ھ/ ٨٢٢ـ ٩٠٠ء)۔ **الآحاد والمثاني**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایۃ، ١٤١١ھ/ ١٩٩١ء۔

۸۰. ابن ابي شيبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن إبراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹۔۲۳۵ھ/ ۷۷۶۔ ۸۴۹ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

۸۱. طاہر القادری، ڈاکٹر محمد طاہر القادری ۔ **عرفان القرآن**۔ لاہور، پاکستان: منہاج القرآن پبلی کیشنز۔ ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء۔

۸۲. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔ ۹۷۱ء)۔ **کتاب الدعاء**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱ء۔

۸۳. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔ ۹۷۱ء)۔ **مسند الشامیین**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۴ء۔

۸۴. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔ ۹۷۱ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

۸۵. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔ ۹۷۱ء)۔ **المعجم الصغیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۸۶. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔ ۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثۃ۔

۸۷. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔ ۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

۸۸. طبری، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔ ۳۱۰ھ/ ۸۳۹۔۹۲۳ء)۔ **تاریخ**

الأمم والملوک۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۷ھ۔

۸۹. طبری، ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔۳۱۰ھ/۸۳۹۔۹۲۳ء)۔ جامع البیان عن تأویل أي القرآن۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ۱۴۰۵ھ۔

۹۰. طیالسی، ابوداود سلیمان بن داود جارود (۱۳۳۔۲۰۴ھ/۷۵۱۔۸۱۹ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

۹۱. ابن ابی عاصم، ابوبکر بن عمرو بن ضحّاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔۲۸۷ھ/ ۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ السنة۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۰ھ۔

۹۲. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ الاستیعاب في معرفة الأصحاب۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ۔

۹۳. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ التمهید۔ مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف و الشؤون الإسلامیہ، ۱۳۸۷ھ۔

۹۴. عبد بن حمید، ابو محمد بن نصر الکسی (م ۲۴۹ھ/۸۶۳ء)۔ المسند۔ قاہرہ، مصر: مکتبة السنہ، ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ء۔

۹۵. عبد الرزاق، ابوبکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶۔۲۱۱ھ/۷۴۴۔۸۲۶ء)۔ المصنف۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

۹۶. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ الاستذکار۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۲۰۰۰ء۔

۹۷. ابن عدی، عبد اللہ بن عدی بن عبداللہ بن محمد ابو احمد الجرجانی (۲۷۷ھ۔

۳٦۵ھ)۔ الكامل في ضعفاء الرجال۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱٤۰۹ھ/۱۹۸۸ء۔

۹۸. ابن عساکر، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (٤۹۹۔ ۵۷۱ھ/۱۱۰۵۔۱۱۷٦ء)۔ تاریخ مدینة دمشق (المعروف بہ: تاریخ ابن عساکر)۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱٤۲۱ھ/۲۰۰۱ء۔

۹۹. ابو عوانہ، یعقوب بن اسحاق بن إبراہیم بن زید نیشاپوری (۲۳۰۔۳۱٦ھ/ ۸٤۵۔۹۲۸ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۹۹۸ء۔

۱۰۰. عینی، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (۷٦۲۔۸۵۵ھ/ ۱۳٦۱۔ ۱٤۵۱ء)۔ عمدة القاري شرح على صحيح البخاري۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء۔

۱۰۱. الفسوی، ابو یوسف یعقوب بن سفیان (۲۷۷ھ)۔ المعرفة والتاريخ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱٤۱۹ھ/۱۹۹۹ء۔

۱۰۲. قاضی عیاض، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض یحصبی (٤۷٦۔۵٤٤ھ/۱۰۸۳۔۱۱٤۹ء)۔ الشفاء بتعريف حقوق المصطفى ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی۔

۱۰۳. قاضی عیاض، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض یحصبی (٤۷٦۔٥٤٤ھ/ ۱۰۸۳۔۱۱٤۹ء)۔ الشفاء بتعريف حقوق المصطفى ﷺ۔ ملتان، پاکستان: عبدالتواب اکیڈمی۔

۱۰٤. ابن قانع، عبد الباقی (۲٦۵۔ ۳۵۱ھ)۔ معجم الصحابة۔ مدینہ منورہ، مکتبۃ الغرباء الاثریہ، ۱٤۱۸ھ۔

۱۰۵. ابن قدامہ، ابو محمد عبد اللہ بن احمد المقدسی (٦۲۰ھ)۔ المغني في فقه الإمام

أحمد بن حنبل الشيباني۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ۱۴۰۵ھ۔

۱۰۶. قرطبی، ابوعبداللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحییٰ بن مفرج أموی (۲۸۴۔۳۸۰ھ/ ۸۹۷۔۹۹۰ء)۔ **الجامع لأحكام القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۱۰۷. قسطلانی، ابوالعباس احمد بن محمد بن ابی بکر بن عبد الملک بن احمد بن محمد بن حسین بن علی (۸۵۱۔ ۹۲۳ھ/ ۱۴۴۸۔۱۵۱۷ء)۔ **المواهب اللدنية بالمنح المحمدية**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۱۰۸. قضاعی، ابوعبداللہ محمد بن سلامہ بن جعفر (۴۵۴ھ)۔ **مسند الشهاب**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۷ھ۔

۱۰۹. ابن کثیر، ابو الفداء إسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ **البداية والنهاية**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۱۱۰. ابن کثیر، ابو الفداء إسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ **تفسير القرآن العظيم**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۱۱۱. ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹۔۲۷۳ھ/ ۸۲۴۔۸۸۷ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۱۱۲. مالک، ابن انس بن مالک رضی اللہ عنہ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث أصبحی (۹۳۔ ۱۷۹ھ/ ۷۱۲۔۷۹۵ء)۔ **الموطأ**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۱۱۳. ابن مبارک، ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن واضح مروزی (۱۱۸۔ ۱۸۱ھ/ ۷۳۶۔ ۷۹۸ء)۔ **كتاب الزهد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۱۱۴. مبارک پوری، محمد عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم (۱۲۸۳۔۱۳۵۳ھ)۔ **تحفة**

الأحوذي في شرح جامع الترمذي۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

١١٥. مجاہد، ابو الحجاج مجاہد بن جبیر التابعی المکی المخزومی (٢١۔١٠٤ھ)۔ تفسیر مجاهد۔ بیروت، لبنان: المنشورات العلمیہ۔

١١٦. ابو محاسن، ابو محاسن یوسف بن موسیٰ حنفی۔ معتصر من المختصر من مَشكل الآثار۔ بیروت، لبنان: عالم الکتاب۔

١١٧. المحاملی، حسین بن إسماعیل الضبی ابو عبداللہ (٢٣٥۔٣٣٠ھ)۔ أمالي المحاملي۔ دمام، اردن: دار ابن القیم، ١٤١٢ھ۔

١١٨. مروزی، محمد بن نصر بن الحجاج، ابو عبداللہ (٢٠٢۔٢٩٤ھ)۔ تعظیم قدر الصلاة۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبہ الدار، ١٤٠٦ھ۔

١١٩. مزی، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (٦٥٤۔٧٤٢ھ/١٢٥٦۔١٣٤١ء)۔ تحفة الأشراف بمعرفة الأطراف۔ ممبئی، بھارت: الدار القیمہ + بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ/١٩٨٣ء۔

١٢٠. مزی، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (٦٥٤۔٧٤٢ھ/١٢٥٦۔١٣٤١ء)۔ تهذیب الکمال۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٠ھ/١٩٨٠ء۔

١٢١. مسلم، ابن الحجاج ابو الحسن القشیری النیسابوری (٢٠٦۔٢٦١ھ/٨٢١۔٨٧٥ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

١٢٢. مقدسی، عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی المقدسی، أبو محمد (٥٤١۔٦٠٠ھ)۔ الأحادیث المختارة۔ مکہ المکرّمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النهضة الحدیثیہ، ١٤١٠ھ/١٩٩٠ء۔

١٢٣. مقدسی، عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی المقدسی، أبو محمد (٥٤١۔٦٠٠ھ)۔ **الأحاديث المختارة۔** فضائل بیت المقدس۔ شام: دارالفکر، ١٤٠٥ھ۔

١٢٤. مناوی، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (٩٥٢۔١٠٣١ھ/١٥٤٥۔١٦٢١ء)۔ **فيض القدير شرح الجامع الصغير۔** مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ١٣٥٦ھ۔

١٢٥. ابن مندہ، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحییٰ (٣١٠۔٣٩٥ھ/٩٢٢۔١٠٠٥ء)۔ **الإيمان۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٦ھ۔

١٢٦. منذری، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (٥٨١۔٦٥٦ھ/١١٨٥۔١٢٥٨ء)۔ **الترغيب والترهيب۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٧ھ۔

١٢٧. نسائی، احمد بن شعیب، ابو عبدالرحمٰن (٢١٥۔٣٠٣ھ/ ٨٣٠۔٩١٥ء)۔ **السنن الكبرى۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١١ھ/١٩٩١ء۔

١٢٨. ابونعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اِسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (٣٣٦۔٤٣٠ھ/٩٤٨۔١٠٣٨ء)۔ **حلية الأولياء وطبقات الأصفياء۔** بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٠ھ/١٩٨٠ء۔

١٢٩. ابونعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اِسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (٣٣٦۔٤٣٠ھ/٩٤٨۔١٠٣٨ء)۔ **المسند المستخرج على صحيح مسلم۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٩٦ء۔

١٣٠. نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (٦٣١۔٦٧٧ھ/ ١٢٣٣۔١٢٧٨ء)۔ **شرح صحيح مسلم۔** کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ، ١٣٧٥ھ/١٩٥٦ء۔

١٣١. نووی، ابو زکریا، یحیٰی بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (٦٣١-٦٧٧ھ/١٢٣٣-١٢٧٨ء)۔ **رياض الصالحين من كلام سيد المرسلين ﷺ**۔ بیروت، لبنان: دار الخیر، ١٤١٢ھ/١٩٩١ء۔

١٣٢. ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (٧٣٥-٨٠٧ھ/١٣٣٥-١٤٠٥ء)۔ **مجمع الزوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ/١٩٨٧ء۔

١٣٣. ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (٧٣٥-٨٠٧ھ/١٣٣٥-١٤٠٥ء)۔ **موارد الظمآن إلى زوائد ابن حبان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

١٣٤. یحیٰی بن معین، ابو زکریا (١٥٨-٢٣٣ھ)۔ **التاریخ**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ١٤٠٠ھ۔

١٣٥. ابو یعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحیٰی بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (٢١٠-٣٠٧ھ/٨٢٥-٩١٩ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ١٤٠٤ھ/١٩٨٤ء۔

١٣٦. ابو یعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحیٰی بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (٢١٠-٣٠٧ھ/٨٢٥-٩١٩ء)۔ **المفاريد**۔ الکویت: مکتبہ دار الاقصی، ١٤٠٥ھ۔